بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۹   شمارہ ۲۶

The Weekly Budr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

Regd No P 61
بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ر احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ۱۷ر احسان کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ــــ حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔

★ ــــ حضور انور نے ربوہ میں بعد نماز مغرب چند روز تشریف فرما ہو کر دورہ مغربی افریقہ کی روح پرور تفصیلات پر روشنی ڈالی۔

★ ــــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال تاحال پاکستان سے واپس تشریف نہیں لائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس قادیان لے آئے۔ آمین۔

★ ــــ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشانِ قادیان بحمد اللہ بخیریت ہیں۔

۳۰ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۰ھ   ۲۵ر احسان سنہ ۱۳۴۹ ہش   ۲۵ر جون سنہ ۱۹۷۰ء

ماریشس میں ایک پریس کانفرنس کے دوران

وزیرِ اعظم بھارت مسز اندرا گاندھی کو قرآنِ کریم (ہندی ترجمہ) کا تحفہ!

ہندوستان کے نامور صحافیوں کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش۔ قرآن کریم پیش کرنے کا منظر ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا

رپورٹ مرسلہ مکرم مولانا محمد اسلم صاحب قریشی انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس ــــ!!

جون ۱۹۷۰ء کا آغاز ماریشس کے لئے ایک بڑے اہم تاریخی واقعہ سے ہوا جبکہ ۲ر جون کو انڈین وزیرِ اعظم مسز اندرا گاندھی ماریشس کے چار روزہ سرکاری دورہ پر تشریف لائیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے بہت روز پہلے ان کے استقبال اور مصروفیات کا پروگرام بننا شروع ہو گیا تھا۔ اور بڑے جوش و خروش سے ماریشس کے عوام مسز گاندھی کا استقبال کرنے کے لئے تیار تھے۔ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے موصوفہ کو خوش آمدید کہنے کے لئے قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ پیش کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا چمکتا ہوا عملی ظہور کہ آپ کے ادنیٰ خادموں کو عزت و احترام کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر بٹھایا جا رہا ہے۔ چنانچہ یہاں بھی خاکسار کو حکومت کی طرف سے احمدیہ مسلم مشن کا ہیڈ ہونے کی حیثیت سے تمام سرکاری تقریبات میں مدعو کیا گیا۔ اور مذہبی معززین کے زمرہ میں ترجیحی سلوک کیا گیا۔ چنانچہ ایئرپورٹ پر وزیر اعظم اندرا گاندھی سے ملاقات کرنے والوں میں خاکسار کا چھٹا نمبر تھا۔

وزیرِ اعظم ماریشس خود موصوفہ سے مہمانوں کا تعارف کروا رہے تھے۔ اس موقع کا آنکھوں دیکھا حال ریڈیو سے نشر ہو رہا تھا۔ اور اسی روز رات کو ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ اسی روز رات کو وزیرِ اعظم ماریشس سر سیوساگر رام غلام نے پریس کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت دی تھی۔ گورنمنٹ ہاؤس میں خاکسار اس میں بھی جماعت کے ماہانہ اخبار Message کے رپورٹر کی حیثیت سے شامل ہوا۔ ہندوستان سے آئے ہوئے مسز گاندھی کے ہمسفر صحافیوں اور پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور انہیں اپنا اور جماعت کا تعارف کرایا۔ اور احمدیت کے دائمی روحانی مرکز قادیان کا بھی تذکرہ کیا۔ اگلے روز تین سرکاری تقاریب تھیں a Moka میں ایک گاندھی کلچرل اور سوشل انسٹی ٹیوٹ کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب تھی۔ جو مسز گاندھی نے انجام دی۔ خاکسار نے بھی اس موقعہ پر شرکت کی۔ خاکسار کو صفِ اول کے مہمانوں میں جگہ دی گئی۔ میرے ساتھ ماریشس کے چیف جسٹس بیٹھے تھے ان سے بات چیت کا بھی موقعہ ملا اور تعارف ہوا۔ سہ پہر کو گورنر جنرل کے ہاں گارڈن پارٹی تھی۔ اس میں بھی خاکسار شریک ہوا۔ گورنر جنرل اور بہت سے دیگر معززین اور مہمانوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ بمبئی میں ماریشس کے کونسل مسٹر کابلی کے ساتھ بھی ملاقات اور تعارف ہوا۔ اسی روز ایک سٹیٹ عشائیہ وزیرِ اعظم انڈیا مسز اندرا گاندھی کے اعزاز میں کوئین الزبتھ کالج روز ہل میں ترتیب دیا گیا۔ جس میں تمام وزراء، سفراء اور معززینِ ملک مدعو تھے۔ خاکسار اس سرکاری ضیافت میں بھی شریک ہوا۔ اس موقعہ پر مسز گاندھی اور وزیر اعظم ماریشس نے طعام کے بعد تقریریں کیں۔

مورخہ ۴ر جون کو صبح نو بجے وزیر اعظم ماریشس کی طرف سے یہاں کے سب سے بڑے اور مشہورِ عالم Botanical garden میں جو بمقام پامپلے موسس (Pamplemousses) واقع ہے ایک استقبالیہ پارٹی دی گئی جس میں خاکسار اور پریذیڈنٹ جماعت مسٹر حنیف جواہر صاحب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ خاکسار جونہی کار سے اترا ریڈیو پر رواں تبصرہ میں خاکسار کی آمد (ہمراہ پریذیڈنٹ) کو نشر کیا گیا۔ مسز اندرا گاندھی کی آمد پر بھر خاص مہمانوں کی صف میں مسز گاندھی ہم سے ملیں۔ اسی روز شام کو انڈین ہائی کمشنر نے مسز گاندھی کے اعزاز میں انڈیا ہاؤس میں استقبالیہ (Reception) دیا۔ یہاں بہت سے ہندو دوستوں سے ملاقات اور بات چیت ہوئی۔ بالخصوص ہندوستانی صحافیوں سے۔ اور ان میں دو دوستوں کو سلسلے کا قیمتی لٹریچر بھی تحفۃً پیش کیا جو انہوں نے بڑے شکریہ سے قبول کیا۔

۵ر جون کو صبح دار الخلافہ پورٹ لوئس (Port Louis) میں مسز گاندھی نے جم خانہ میں خواتین کی انجمنوں کی نمائندگان سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر ہماری لجنہ اماء اللہ ماریشس کی ممبرات بھی مستورات ہوئیں۔ اور صدر لجنہ نے مسز گاندھی کو سپاسنامہ خوش آمدید پیش کیا۔ اور قرآن کریم انگریزی اسلامی اصول کی فلاسفی اور متعدد دوسری کتابیں ایک خوبصورت ٹرے میں سجا کر پرائیویٹ سیکرٹری کو مسز گاندھی کے لئے بطور تحفہ پیش کیں۔

قرآن کریم ہندی ترجمہ اور خوش آمدید کے ایڈریس کی پیشکش

اسی روز شام ۴½ بجے مسز اندرا گاندھی

(باقی دیکھیں ص۱۵ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ احسان ۱۳۴۹ ہش

احمدی خواتین کی ذمہ داریاں

ربوہ میں احمدی خواتین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطاب کا خلاصہ دوسری جگہ شائع کیا جا رہا ہے۔ حضور نے اپنے دورہ مغربی افریقہ میں وہاں کی خواتین کو جن قابل قدر اوصاف سے متصف پایا ان کا ذکر حضور پُرنور کے الفاظ میں مطالعہ فرمائیں۔ حضور کے یہ تأثرات ہمارے ہاں کی احمدی خواتین کے لئے بے حد فکر انگیز ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا جب افریقہ تاریک براعظم کہلاتا تھا۔ نہایت درجہ گھنے اور ناقابل عبور جنگلات کے سبب بیرونی دنیا سے گویا منقطع تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دل میں اس پچھڑے ہوئے علاقہ کے رہنے والوں کی طرف الٰہی پیغام پہنچانے کی تحریک پیدا ہوئی۔ آپ نے یکے بعد دیگرے اپنے مخلص خدام کو بھیجا۔ جنہوں نے ہر قسم کے مخالف حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرکے نہ صرف وہاں قیام کیا بلکہ وہاں کی اصل آبادی میں رہ کر ان کے دلوں میں خدا اور اس کے رسول کی محبت پیدا کر دی۔

سیدنا حضرت امام عالی مقام کے خطاب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جب اس بات پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ وہ بھی احمدی خواتین ہی تھیں جن کی اعلیٰ تربیت کے نتیجہ میں اسلام و احمدیت کے یہ جانباز مجاہد افریقہ کے ناقابلِ رہائش جنگلوں میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بے خطر کود گئے اور اس وقت تک وہاں سے نہیں نکلے جب تک کہ اپنے پیچھے ایک مخلص جماعت اصل باشندوں کی قائم نہ کر دی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک ہاتھوں لگایا گیا یہ پودا بڑھتا چلا گیا۔ اور اس کی شاخیں افریقن ممالک میں مختلف جہات میں پھیلتی چلی گئیں۔ وہاں کے اصل باشندوں میں سے جو مخلصین حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر احمدیت میں داخل ہوئے یہ وہ شیریں ثمرات ہیں جو اس شجرۂ طیبہ کو لگے۔ ان کی دین میں اچھی تربیت کے ساتھ ساتھ سلسلہ کے لئے فدائیت و اخلاص کے اعلیٰ نمونے حضرت امام عالی مقام کو بھی دورہ کے وقت غیر معمولی طور پر متأثر کرنے کا باعث ہوئے۔ حضور انور نے اُن کے حق میں جو تعریفی کلمات ارشاد فرمائے وہ سب آپ کے سامنے ہیں۔ خدا کرے کہ سب جگہ کی احمدی خواتین ہی حضور پرنور کی اسی طرح کی خوشنودی حاصل کرنے والی بن جائیں۔

پُرامن روحانی انقلاب جس کی اس وقت دنیا کو بے حد ضرورت ہے۔ کسی ایک نسل کے ساتھ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے لئے مسلسل کئی نسلوں کو یکے بعد دیگرے میدان میں اُترنے اور لگاتار جد وجہد سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ افریقی ممالک ہوں یا دوسرے مقامات جہاں احمدیت کی برکت سے ایسی انقلابی صورت حال دکھائی دیتی ہے اس کی تہہ میں پہلوں کی پُرخلوص قربانیاں اور سخت محنت، توجہ اور سچی لگن و فدائیت کا حقیقی جذبہ ہے۔ اور جو کوشش اور جد وجہد آج کی جائے گی اس کے نتائج کچھ عرصہ بعد نکلیں گے۔ یہ تو پھلدار درخت بونے کی بات ہے۔ نہ پہلوں نے بوئے اور ہم نے اُن کے پھل کھائے۔ ہم بوئیں گے تو ہماری آئندہ نسلیں اُن کے ثمرات سے مستفید ہوں گی۔ اسلئے کسی وقت بھی سستی دکھانا، یا درماندہ ہو کر کام کو چھوڑ دینا درست نہیں، بلکہ سعی پیہم کا نام زندگی ہے۔ جو ہماری جماعت کا طرۂ امتیاز ہے۔

اس سلسلہ میں احمدی مستورات کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ مومن اپنے بنی نوع کا نہایت درجہ خیر خواہ اور حقیقی ہمدرد ہوتا ہے۔ ہمارا بھی اولین فرض ہے کہ اپنے قرب وجوار کے ہموطنوں تک اسلام و احمدیت کی حیات آفرین تعلیم پہنچائیں۔ دوسروں پر اچھے رنگ میں اثر ڈالنے کا بہترین طریق خود اپنا اچھا اور پسندیدہ نمونہ ہے۔ آپ کے اچھے عمل کو دیکھ کر، آپ میں اسلامی تعلیم کا نمونہ دیکھ کر طبائع خود بخود اس کی طرف مائل ہوں گی۔

ہندوستان کی حد تک تمام ہندوستانی خواتین کی ذمہ داری کچھ زیادہ ہی ہے۔ اسلئے کہ یہاں کا غیر دینی ماحول ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ ہر احمدی گھرانہ اس کی نزاکت کو پہچانے اور غیر دینی ماحول کے بد اثرات سے اپنی اولاد کو بچانے کے لئے خاص توجہ اور پروگرام کے تحت دینی تعلیم کے ذریعہ تریاق کی صورت پیدا کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر بچے کی تربیت ماں کی گود ہی سے شروع ہوتی ہے۔ یہی وہ تربیت گاہ ہے جس کے مثالی ہونے کے ساتھ ہماری نئی پود کا مستقبل محفوظ ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آج اپنی اولاد کو دین کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کریں۔ اُن میں ایسے اخلاق و عادات پیدا کریں کہ بڑے ہونے پر اُن کے اچھے جوہر کھلیں۔ اور ہر جگہ اسلام و احمدیت کے شاندار مبلغ ثابت ہوں۔ وہ اپنی جگہ پر ذاتی مشاغل میں لگے ہوئے ہونے کے باوجود اعلیٰ کردار اور اچھے اخلاق کے ساتھ دوسری دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرنے والے ہوں۔ اُن پر اسلام کا اچھا اثر ڈالنے اور اسلام کا گرویدہ بنا لینے والے ہوں۔

احمدی خواتین کی جہاں کہیں بھی رہائش اور سکونت ہے ان کا فرض ہونا چاہیئے کم از کم

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۵ پر)

سفر مغربی افریقہ سے واپسی کے بعد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

ربوہ میں احمدی مستورات سے پہلا خطاب

ربوہ ۱۳ جون۔ آج صبح آٹھ بجے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدّ ظلّہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے مکان پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سفر مغربی افریقہ سے واپسی پر ربوہ کی مستورات سے پہلا خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے اِس سفر کے متعلق اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے اہم نصائح فرمائیں۔ اس اجتماع میں ربوہ کی خواتین کثرت کیساتھ شامل ہوئیں۔

حضور نے فرمایا۔ مَیں نے دو ماہ تک مغربی افریقہ کے مختلف ممالک کا جو دورہ کیا ہے اس میں مَیں نے دیکھا ہے کہ وہاں پر مائیں اپنے بچوں کی بہت اچھی طرح تربیت کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا۔ وہ اجتماعوں کے مواقع پر شور نہیں کرتے بلکہ غور سے تقاریر کو سُنتے ہیں۔

کپڑے صاف ستھرے، نہانے کا التزام، اپنے گھروں کے آگے صفائی وغیرہ کا وہ لوگ خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ وہاں کی عورتوں کا تجارت کی طرف بھی دماغ بہت چلتا ہے۔ چنانچہ بہت سی عورتیں کامیابی کے ساتھ تجارت اور کاروبار کرتی ہیں۔ اس وقت تک وہاں کی دو مخیر احمدی عورتیں لاکھوں روپیہ اپنی جیب سے خرچ کرکے دو شاندار مساجد تعمیر کروا چکی ہیں۔ جبکہ وہاں کے مَردوں میں ایسی مثال نہیں ملتی۔ وہ دین کی خاطر مالی قربانیوں میں پیش پیش ہیں۔ مَردوں سے زیادہ شوق کے ساتھ جلسوں میں شامل ہوتی رہیں اور شور کرنے اور باتیں کرنے کی بجائے خاموشی اور دلجمعی سے تقاریر سُنتی رہیں۔ مَیں نے کسی جگہ بھی انہیں آپس میں لڑتے جھگڑتے نہیں دیکھا۔

حضور نے فرمایا۔ خلیفہ وقت سے ملاقات کا انہیں پہلی مرتبہ موقع ملا تھا۔ ان کی یہ خوشی ناقابلِ بیان تھی۔ ان کی خوشی و مسرّت پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہوتی تھی۔ ان میں احمدیت کی بدولت ایک عظیم رُوحانی انقلاب آچکا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم چل کر نہیں بلکہ دوڑ کر ان کی ہر ممکن خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ وہ لوگ پیار اور محبت کے بھوکے ہیں اور حقیقی پیار اور محبت سوائے اسلام اور احمدیت کے اور کہیں انہیں نہیں مل سکتا۔

حضور نے بتایا کہ ان کی خدمت کے لئے مَیں نے "**نصرت جہاں ریزرو فنڈ**" قائم کیا ہے۔ جس سے ان ممالک میں نئے سکول اور طبی مراکز قائم کئے جائیں گے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اے احمدی ماؤں! تم کوشش کرو۔ اور ایسے رنگ میں اپنی اولاد کی تربیت کرو کہ وہ بڑے ہو کر اسلام اور احمدیت کے سچے خدمت گذار ثابت ہوں اور لوگوں کو حق کی طرف کھینچنے والے ہوں۔ آمین۔

حضور کا یہ ایمان افروز خطاب کم و بیش ایک گھنٹہ جاری رہا۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامیاب و بامراد مراجعت کی خوشی میں

قادیان دارالامان میں "یوم شکرانہ" کی رُوح پرور و باوقار تقریبات

جلسہ یوم تشکر کا انعقاد۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام دلچسپ ورزشی مقابلے۔ جملہ احباب کو دعوت طعام

درود شریف کا ورد اور نوافل شکرانہ کی ادائیگی۔ ہرسہ مرکزی مساجد، ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ اور تمام مکانات پر چراغاں کا دلکش نظارہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نافلہ موعود اور شمع احمدیت کے لاکھوں پروانوں کے جان و دل سے عزیز، مظفر و منصور آقا، حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مغربی افریقہ اور یورپ کے متعدد دور افتادہ ممالک کا حالیہ للّٰہی سفر جہاں بے شمار آسمانی برکات کا حامل ہو کر فدایانِ احمدیت کے لئے دلی مسرتوں اور شادمانیوں کا موجب بنا۔ وہاں وقتی طور پر اپنے محبوب آقا کی طویل جدائی اور سفر کی صبر آزما صعوبتوں کے روح فرسا تصور سے احباب جماعت کے قلوب از حد مضطرب و فکر مند بھی رہے بلاشک یہ تمام عرصہ صدق و صفا اور اخلاص و وفا کے ان پیکروں کے لئے دو متضاد دلی کیفیتوں کی آماجگاہ تھا۔ ایک طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک و مسعود سفر کے نہایت درجہ خوشکن نتائج و اثرات کے پس منظر میں عظیم الشان خدائی وعدوں کو پورا ہوتے دیکھ کر اُن کے شکر و امتنان کے جذبات سے سرشار قلوب بارگاہِ ربّ العزّت میں نہایت درجہ تضرع و انکساری کے ساتھ سجدہ ریز تھے۔ تو دوسری طرف اُن کی روح اپنے محبوب امام عالی مقام کی بخیریت اور فتح و ظفر کی آئینہ دار مراجعت کی تڑپ لئے مجسم دُعا بن کر خدائے رحمان کے حضور سجدہ کناں تھی۔

نقشۂ عالم پر پھیلی ہوئی بے شمار مخلص و فدائی جماعتوں کی طرح درویشانِ قادیان کے لئے بھی یہ تمام عرصہ ایک عجیب سی ذہنی کشمکش کا عامل رہا۔ ہر فرد اگر امام ہمام کے خالص اعلائے کلمۃ اللہ اور تائیدِ حق پر مبنی سفر کی جانفزا اور رُوح بخش تفصیلات سُننے کے لئے بے تاب تھا تو نورِ ایمانی سے معمور ہر دل حضور پُر نور کی صحت و سلامتی اور کامیاب و بامراد مراجعت کے لئے بے چین و مضطرب بھی۔

حضور ایدہ اللہ کے اس مبارک و مسعود سفر کا بابرکت آغاز مورخہ ۴ر شہادت (اپریل) کو ہوا۔ ربوہ میں الوداعی تقریب کے موقعہ پر محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے درویشانِ قادیان کی طرف سے نمائندگی کے فرائض سرانجام دیئے اور حضور پر نور نے محترم موصوف کو اس موقعہ پر خصوصی ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ ادھر مقامی طور پر قادیان میں جونہی حضور کے اس تاریخی سفر کے آغاز کی اطلاع موصول ہوئی، اس دورہ کی عظیم الشان کامیابی اور حضور کی بانیل و مرام مراجعت کے لئے بہت زیادہ تعہد و التزام کے ساتھ دعائیں ہونے لگیں اور اجتماعی و انفرادی صدقات کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔

مقامی طور پر احباب کی وارفتگی اور انتہائی ذوق و شوق کے پیشِ نظر لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسعود و مبارک سفر سے متعلق موصول ہونے والی روح پرور اور ایمان افروز تفصیلات کو ساتھ کے ساتھ سنانے کا اہتمام بعد نمازِ عشاء مسجد اقصیٰ میں کیا گیا۔ اس سلسلہ میں محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن قادیان دلی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنی از حد جماعتی مصروفیات کے باوجود اس تمام عرصہ میں نہایت درجہ تعاہد و التزام اور گہری دلچسپی و بشاشتِ قلبی کے ساتھ حضور پر نور کے حالاتِ سفر سنانے کی خدمات انجام دیں۔ اسی طرح نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان بھی خصوصی شکریہ کی مستحق ہے جس نے اُن مشنوں سے رابطہ قائم کر کے جن کا حضور نے دورہ فرمانا تھا حضور کے سفر کی تفصیلات اور فوٹو کاپیز کی فراہمی کا انتظام کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مغربی افریقہ اور یورپ کے متعدد ممالک کا مبارک اور تاریخی دورہ فرمانے کے بعد حضور پر نور عظیم الشان کامیابیوں اور مہتم بالشان ظفر مندیوں کے جلو میں مورخہ ۸ر ماہ احسان (جون) کو بخیریت ربوہ میں مراجعت فرما ہوئے۔ حضور کے والہانہ خیر مقدم کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے درویشانِ قادیان کی نمائندگی فرمائی۔ اور حضور نے از راہِ شفقت و ذرہ نوازی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو ملاقات کا خصوصی شرف بخشا۔ ٹیلیفون اور ٹیلیگرام کی غیر معمولی بدانتظامی کی وجہ سے مقامی طور پر حضور کی واپسی تشریف آوری کی اطلاع بہت تاخیر سے مورخہ ۱۲ر جون بوقتِ شب موصول ہوئی۔ لہٰذا اگلے روز ۱۳ر احسان کو اس خوشی میں صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات میں عام تعطیل کر دی گئی اور ۱۸ر احسان کا دن "یومِ شکرانہ" کے طور پر مقرر کیا گیا۔ اس دن کو اس کے شایانِ شان منانے کے لئے لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے باہمی مشورہ سے باقاعدہ ایک پروگرام مرتب کیا۔ اور اس کی روشنی میں مورخہ ۱۸ر احسان کو جو رُوح پرور تقریبات عمل میں آئیں ان کا مختصر جائزہ قارئینِ بدر کے افادہ و دلچسپی کی غرض سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سپاسنامہ

حضور پر نور کی آمد آمد کی جانفزا اطلاعات موصول ہونے پر محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی سرکردگی میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے مشورہ و تعاون سے ایک استقبالیہ کمیٹی عمل میں لائی گئی۔ اور اس کو درویشانِ قادیان کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمتِ عالیہ میں پیش کرنے کے لئے سپاسنامہ کی تیاری کا کام سونپا گیا۔ استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے سپاسنامہ تیار ہونے پر اُسے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (حال نزیل ربوہ) کی خدمت میں بھجوا دیا گیا تا محترم موصوف درویشانِ قادیان کے نمائندہ خصوصی کی حیثیت سے اسے حضور ایدہ اللہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر سکیں۔

جلسہ یومِ تشکر کا انعقاد

۱۸ر احسان کی صبح اپنے دامن میں مسرتوں اور شادمانیوں کے لامحدود خزانے لیکر آئی۔ حسب پروگرام بوقت آٹھ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب، فاضل جماعتی روایات کے مطابق نہایت درجہ پُر وقار ماحول میں "جلسہ تشکر" انعقاد پذیر ہوا۔ اجلاس کی کارروائی مکرم قاری عبد السلام صاحب گنگوہی کی تلاوت کلام پاک اور عزیز مظفر احمد یادگیری کی نظم خوانی کے ساتھ آغاز پذیر ہوئی۔ ازاں بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے حضور پر نور کے اس تمام دورہ سے متعلق اخبارات میں شائع شدہ ایک مختصر مگر جامع رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ صدر محترم نے مختصر الفاظ میں حضور پر نور کے حالیہ سفر کی شاندار اور مہتم بالشان کامیابیوں کا پس منظر بیان کرتے ہوئے سامعینِ جلسہ کو بطور شکرانہ انسانِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ جس پر تمام مسجد قریباً تین منٹ تک درود و سلام کے پُر کیف و رقت آمیز ورد سے گونجنے لگی۔ یہ لمحات کتنے روح پرور اور ایمان افروز تھے، فی الحقیقت اس کیفیت کو وہی شخص بخوبی محسوس کر سکتا ہے جس نے بچشم خود اپنی زندگی میں یہ لمحات ملاحظہ کئے ہوں۔ درود و سلام سے فراغت کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے

حضور انور کی دار الہجرت ربوہ میں فتح و ظفر کی آئینہ دار کامیاب و بامراد مراجعت اور اہلِ ربوہ کی طرف سے حضور کے والہانہ خیر مقدم سے متعلق موصولہ انتہائی ایمان افروز اور دلچسپ تفصیلات پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ (ان تفصیلات کا ملخص بدر کے گزشتہ شمارہ میں شائع کیا جا چکا ہے۔) ازاں بعد مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے احباب کو "یوم شکرانہ" کے پروگرام کی تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں جملہ تقریبات کو باوقار اور مومنانہ شان کے مطابق منانے کی تلقین کی۔ آخر میں صدر محترم نے موقعہ کے مناسب حال ایک مختصر خطاب فرمانے کے بعد اجتماعی دُعا کروائی اور اس طرح یہ سراسر رُوحانی مجلس تقریباً ½ ۱۰ بجے دن بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

کھیلوں کا پروگرام

بعد نماز عصر مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی نگرانی میں جلسہ گاہ کے وسیع و عریض میدان میں متعدد دلچسپ اور مفید ورزشی مقابلوں کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور اطفال الاحمدیہ نے کثیر تعداد میں حصہ لیا۔ تقریباً ½ ۷ بجے شام تفریح کا حامل یہ پروگرام ختم ہوا۔ مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام و اطفال کی حوصلہ افزائی کی غرض سے لوکل انجمن احمدیہ قادیان۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے مشترکہ طور پر انعامات تقسیم کئے گئے۔

دعوتِ طعام

حضور انور کے دورہ کی عظیم الشان کامیابی اور حضور پرنور کی بخیریت واپسی کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے جملہ احباب، مستورات اور بچگان کو شام کے کھانے کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ اس غرض سے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پلاؤ اور زردے کی پچیس دیگیں تیار کروائی گئیں۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے کمرہ میں ان کی تقسیم کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔

درود شریف کا ورد اور نوافل کی ادائیگی

لوکل انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق احباب جماعت نے ۱۸ر جون کو بعد انفرادی طور پر بکثرت درود شریف پڑھنے اور شکرانہ کے نوافل ادا کرنے کا التزام کیا جس میں جماعت کی ترقی اور خلافت کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے اور امام ہمام کی مقاصد حسنہ میں کامیابی و کامرانی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کی جاتی رہیں۔

چراغاں کا دلکش نظارہ

۱۸ر اور ۱۹ر احسان کو متواتر دو روز بوقتِ شب منارۃ المسیحؑ، ہر سہ مرکزی مساجد دفاتر اور دیگر ادارہ جات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے چراغاں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ انفرادی طور پر تمام احباب نے اپنے اپنے مکانات کو چراغاں کی دلفریبیوں سے آراستہ کیا ہوا تھا۔ ان گنت جھلملاتے چراغوں اور ٹمٹماتے برقی قمقموں کا یہ منظر اپنی تمام تر سادگی اور کفایت شعاری کے باوجود اس قدر دلکش اور جاذبِ نظر تھا گویا یہ چراغوں کی روشنی نہ تھی بلکہ وہ نور تھا جو ایمانی تقاضوں سے جنم لیتا ہے۔ اور اپنی روحانی جگمگاہٹ سے قلب و رُوح کو بقعۂ نُور بنا دیتا ہے۔ دیارِ حبیب کا ہر گلی کوچہ اور ہر در و دیوار کچھ اسی قسم کی روشنی میں نہائی، نورُ و تابندگی سے منوّر دکھائی دے رہی تھی۔ ہر طرف گہما گہمی تھی۔ اور چاروں طرف ایک ناقابلِ بیان خوشی کی کیفیت جلوہ افروز تھی۔ اور یہ سب کچھ نتیجہ تھا ایک غریب اور مٹھی بھر جماعت کے خلوص و وفا کا۔ محبت و عقیدت کا اور اپنے جان و دل سے عزیز آقا کے تئیں عشق اور فدائیت کے پروانہ وار جذبات کا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

الغرض ۱۸ر احسان (جون) کا مکمل دن اور ۱۹ر احسان کی شب بارگاہِ ربّ العزت میں تشکّر و امتنان اور حمد و ثناء سے مملو جذبات کا ایسا شاندار مظاہرہ تھی کہ جس کی یاد ہمیشہ رُوحوں پر وجد کی سی کیفیت طاری کرتی رہے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جماعت کو اس سے بھی بڑھ کر خوشیوں کے دن دکھائے اور اُن بابرکت ساعتوں کو قریب سے قریب تر کر دے جن کا فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے۔ تاکہ دُنیا سے گمراہی و بے دینی کے بادل چھٹ جائیں اور اسلام اور حضرت نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان اور عظمت کا قیام ہو اور مخلوق اپنے خالق سے حقیقی تعلق پیدا کرے۔

آمین اَللّٰھُمَّ آمین

وَ آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ

الحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ

العٰلَمِین۔

رپورٹ مرتبہ:— (انور)

تیرے دل میں درد ہے اسلام کا
اور خلافت کی ردا ہے دوش پر

اے مسیحِ وقت کے شیریں ثمر — مصلحِ موعود کے نُورِ نظر
تیری خُوشبو سے معطّر ہے جہاں — تیری رنگت میں خدا آیا نظر
تجھ سے زندہ ہو گئی اِنسانیت — تو یقیناً خادمِ خیر البشر
آپ کی فرقت میں دِل بے چین تھا — آپ کو تھی ڈھونڈتی میری نظر
ایک دِن مجھ کو یہ بتلایا گیا — سوئے افریقہ گیا رشکِ قمر
ناصرِ دیں بندۂ رحمان کو — لے گئی رُوحِ بلالی کھینچ کر
تُو نے افریقہ کو بخشی زندگی — دردمندوں کے لئے تُو چارہ گر
آنے والا جلد ہے قہرِ خُدا — اہلِ یورپ کو کہا یہ بے خطر
ہو گا غالب ایک دِن دینِ خُدا — ہے یقیناً یہ حدیثِ مستطر
کہہ رہے ہیں آج یہ فضلِ عُمر — کامیاب و کامران لوٹا پسر
آج ربوہ مرکزِ اسلام ہے — اس سے روشن ہو رہے ہیں بحر و بر
مہدیٔ دینِ محمدؐ میرزا — کہہ رہے ہیں برملا شمس و قمر
کفر کی تاریکیاں چھٹنے لگیں! — جب سے پھوٹی احمدیّت کی سحر
پرچمِ اسلام لہرانے لگا! — اور دینِ احمدی ہے اوج پر
جان و مال و آبرو قُرباں کریں — کامیابی کی یہی ہے رہگزر
کُفر سے ہر وقت ہم لڑتے رہیں — دین کی خاطر رہیں سینہ سپر
توڑ ڈالیں شِرک کی سب پسلیاں — نوچ ڈالیں کُفر کے سب بال و پر
ایک مسلم کی متاعِ بے بہا — خدمتِ دیں، دردِ دل، دردِ جگر
ہر مصیبت میں رہے وہ خندہ زن — ہو نہیں سکتا مسلماں نوحہ گر
میرے آقا نے عطا کی زندگی — بھول سکتا ہی نہیں مَیں عُمر بھر
آپ پر قُرباں کروں دونو جہاں — آپ نے بخشا مجھے دردِ جگر
تیرے دل میں درد ہے اِسلام کا — اور خلافت کی ردا ہے دوش پر
تجھ کو پایا تو خُدا کو پالیا — تو جدھر ہو گا خدا ہو گا اُدھر

میرے آقا میری سُن لیں اِلتجا!
میری آنکھوں میں رہیں مثلِ نظر!

عبد الحمید آصف ایم۔ اے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

احمدیہ سیکنڈری سکول بو میں ورودِ مسعود۔ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی استقبالیہ تقریب میں حضور کا پرشوکت خطاب۔ سیرالیون میں اوّلین احمدی مجاہد حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحبؓ کے مزار پر دعا

محترم چودھری محمد علی صاحب ایم اے اپنی رپورٹ مرسلہ از بو (سیرالیون) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوئی تحریر فرماتے ہیں :-

بو (سیرالیون) ۱۱ر مئی ۱۹۷۰ء

گورنر لاج میں چراغاں کا سماں

آج نمازِ فجر بھی حضور نے احمدیہ مسلم سکول بو کے ہال میں ادا فرمائی۔ سکول کی عمارت اور سکول کے احاطے میں تمام راستوں پر چراغاں کیا گیا تھا۔ جب سے حضور تشریف لائے ہیں گورنر لاج میں جہاں حضور مقیم ہیں اور سکول میں رنگا رنگ کے بلبوں اور قمقموں سے ساری رات چراغاں کا سماں رہتا ہے۔ ہم میں سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے تو بو کے رہنے والے ایک دوست آبدیدہ ہو کر بولے کہ اگر عام دنیوی شادی ہو تو لوگ چراغاں کر لیتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو آج روحانی عید ہے۔ اور ہمارا دولہا تو امن کا شہزادہ ہے جس کا ہمیں اسی سال سے اور ساری دنیا کو چودہ سو سال سے انتظار تھا۔ ہمارے دل و دماغ حضور کی نورانی شخصیت سے منور ہو گئے ہیں اور جگمگا اٹھے ہیں۔ تو ہماری عمارتیں اس جشن میں حصہ کیوں نہ لیں۔ یہ بات چراغاں کے جواز یا عدمِ جواز کی بحث چھیڑنے کے لئے عرض نہیں کی۔ اس کا مقصود ان جذبات کا احباب تک پہنچانا ہے جن سے یہاں کا بچہ بچہ سرشار ہے۔ ماشاء اللہ تعالےٰ

سیرالیون کے احمدیہ سکول

آج آٹھ بجے صبح پرنس ولیمز Williams ریذیڈنٹ وزیر تشریف لائے اور حضور کی خدمت میں سلام اور خوش آمدید عرض کیا۔ نیز عرض کی کہ اس علاقے میں آپ کے سکول قابلِ تعریف کام کر رہے ہیں

آج بو کے احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول میں حضور کو تشریف لے جانا تھا۔ یہ سکول سیرالیون میں جماعت کا پہلا سکول ہے ۱۹۶۰ء میں اس کا اجراء ہوا۔ اس سکول اور فری ٹاؤن کے سکول کے علاوہ ہمارے دو اور احمدیہ سیکنڈری سکول باجے بو اور جورو میں کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اور اس علاقے کے مسلمانوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہو رہے ہیں سیکنڈری سکول ہمارے ہاں کے انٹرمیڈیٹ کالج کے برابر ہوتا ہے اور سینئر کیمبرج یا جسے اب جی. سی. ای جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن کہا جاتا ہے تک تعلیم دی جاتی ہے دوسری قسم کا سکول پرائمری سکول کہلاتا ہے یہ ہمارے ہاں کے پرائمری سکول سے قطعاً مختلف ہوتا ہے۔ اسے تقریباً مڈل سکول سمجھنا چاہیئے پبلک امتحان کے بعد حکومت کی طرف سے فیصلہ کیا جاتا ہے کہ سیکنڈری سکولوں میں داخلہ کس کو ملے گا۔ سیکنڈری سکولوں میں بھی طلباء کی معین تعداد ہی داخل ہو سکتی ہے۔ یہاں جماعت کے سکولوں کے اجراء سے پہلے صرف عیسائی مشنوں کے سکول تھے جو مسلمان لڑکوں کو داخلے کے وقت ہی عیسائی بنا لیتے تھے۔ نام بھی تبدیل کر دیتے تھے۔ مثلاً علی کا پیٹر وغیرہ۔ جب طالب علم سکول سے تعلیم پا کر باہر نکلتا تھا تو پیٹر ہی کہلانے لگ جاتا تھا۔ اسی طرح مسلمان طلباء کے عقاید کو بھی مسخ کر دیا جاتا تھا۔ اچھے اچھے مسلمان گھرانوں کے چشم و چراغ عیسائیت کے دام میں گرفتار ہو رہے تھے۔ جب سے احمدیہ سکول کھلے ہیں عیسائی کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا ہے۔ بو کے قرب و جوار میں ہمارے بہت سے پرائمری سکول ہیں اور جیسا کہ عرض کیا گیا ہے بشمول بو اس علاقہ میں تین سیکنڈری سکول ہیں یعنی بو- باجے بو

جورو۔ تینوں ہی اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب ہیں اور خواص و عوام میں نہایت عزت کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں۔ باجے بو اور جورو جانے کا پروگرام نہیں تھا اس لئے دونوں سکولوں کے طلباء اور اساتذہ بو پہنچ گئے تھے۔ باجے بو کے طلباء اور اساتذہ بذریعہ ٹرین بو آ رہے تھے کہ راستے میں ریل کا انجن فیل ہو گیا۔ یہ لوگ کچھ سفر پیدل، کچھ بسوں پر کر کے بو میں اس وقت پہنچے جب حضور احباب سے مصافحہ فرما رہے تھے۔ یہ لوگ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ وقت پر پہونچ گئے ہیں۔ باجے بو سکول میں اس وقت چھ اساتذہ یعنی پرنسپل بشیر احمد اختر۔ لطیف احمد جھمٹ۔ میاں محمد اسماعیل صاحب۔ عطاء الرحیم صاحب حامد۔ ضیاء اللہ صاحب جیمہ۔ کمال الدین صاحب حبیب تعلیم الاسلام کالج کے اولڈ بوائز ہیں۔ عزیز لطیف احمد جھمٹ نے جو ہمارے کالج اور یونیورسٹی اور پنجاب کے باسکٹ بال کے کپتان رہے ہیں۔ یہاں آ کر باسکٹ بال شروع کیا ہے اور اچھی خاصی ٹیم تیار کر لی ہے سکول کے ۱۰۶ طلباء حضور کی زیارت اور تقریر سننے کے لئے حاضر ہوئے اور تقریر کے بعد اتنے متاثر ہوئے کہ وہیں موقع پر ۵۶ طلباء اور ایک استاد نے بیعت فارم پر کئے اس کے علاوہ مسٹر بنگو وا نے جو اسی سکول میں استاد ہیں Reception کے موقع پر حضور کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ بیعت قبول فرمائی جائے حضور نے کل شام یعنی ۱۰-۵-۷۰ گورنر لاج کے ڈرائنگ روم میں ان کی درخواست بیعت قبول فرمائی۔ دعا کے بعد مسٹر بنگو وا کو شرفِ معانقہ بخشا اور اپنا ایک فوٹو دستخط کے ساتھ عنایت فرمایا۔ اس کے جذبات اور مسرت کا اندازہ صرف

وہی کر سکتے ہیں جنہوں نے مسٹر بنگو وا کو حضور کے تشریف لے جانے کے بعد دیکھا ہو۔

احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول جورو [illegible] سیرالیون کے مشرقی [illegible] کے صدر مقام Kenama سے اٹھارہ میل جانب مشرق واقع ہے۔ اور [illegible] کا صدر مقام ہے۔ شمالی صوبے کی طرح مشرقی صوبے کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ علاقہ تقریباً سو فیصدی [illegible] ہے۔ یہاں کے مسلمان اس سکول کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس علاقے میں یہ پہلا مسلم سیکنڈری سکول ہے اس سکول کے اجراء سے مسلمانوں کی یہ دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے [illegible] کہ بچے عیسائیت کی زد سے محفوظ [illegible] ماحول میں تعلیم اور تربیت حاصل کر سکیں۔ پرنسپل مبارک احمد نذیر صاحب کہتے ہیں کہ [illegible] مسلمان والدین کوشش [illegible] بچوں کو اس سکول میں بھجواتے ہیں [illegible] تعلیمی خدمت [illegible] کا اظہار بڑی فراخدلی [illegible] کرتے ہیں۔ اس کا اظہار وقتاً فوقتاً سرکاری اور قبائلی حکام اور پبلک کی طرف سے ہوتا رہتا ہے۔ سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل جناب بنجا تیجانسی Benja Tejansi خصوصیت سے سکول کی امتیازی حیثیت کے مداح ہیں ۹-۵-۷۰ کو سکول کے ۲۰۰ طلباء اور اساتذہ حضور کے استقبال کے لئے بو پہنچ چکے تھے۔ جورو کے قبائلی حکام کا ایک وفد بھی حضور کے استقبال کے لئے بو میں موجود تھا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول بو میں حضور کی تشریف آوری

جس وقت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز احمدیہ سیکنڈری سکول کی شاندار عمارت کے احاطے میں داخل ہوئے تو تینوں سیکنڈری سکولوں اور کئی پرائمری سکولوں کے طلباء نے جو اپنی وردیوں میں ملبوس تھے اور پلے کارڈ اٹھائے سڑک کے دو رویہ کھڑے تھے حضور کا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام احمدیت، حضرت امیر المومنین زندہ باد سے استقبال کیا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ بعض سکولوں کے طلباء نے پاکستانی ٹوپی جسے ہم قائد اعظم ٹوپی کہتے ہیں اور جو ان کی وردی کا حصہ تھی پہنی ہوئی تھی۔ پلے کارڈز میں سے چند ایک یہ تھے۔

Ahmadiyyat The True Islam

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّمَرْحَباً

Welcome Hazrat

Khalifatul Masih
I will cause thy message to reach the corners of the earth
I shall give you a large party of Islam

سکولوں کے اساتذہ اور پرنسپلوں نے اس عاجز سے فرمایا کہ حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کا جو موقع طلباء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اس پر طلباء پھولے نہیں سماتے۔ پرنسپل مبارک نذیر صاحب نے بتایا کہ جب سکول کے ۶۵ طلباء تین اساتذہ اور ایک کاریٹیکر اس موقع پر بیعت سے مشرف ہوئے اور حضور نے طلباء کے ساتھ متحرک اور ساکن تصاویر کھنچوائیں تو حضور کی اس غیر معمولی شفقت اور محبت سے طلباء ممنونیت کی تصویر بن گئے طلباء خوشی سے دیوانے ہو رہے تھے حضور نے جورو سکول کی پیش کردہ تین اینٹوں پر دعا فرمائی جو سکول کی ایک نئی عمارت کی بنیاد میں رکھی جائیں گی۔

حضور ساڑھے آٹھ بجے صبح احمدیہ سیکنڈری سکول آبو میں تشریف لے گئے۔ سارا راستہ خوبصورت پرچموں، آرائشی محرابوں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور کی تشریف آوری پر تکبیر اور محمد رسول اللہ زندہ باد۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد حضرت امیر المومنین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے سارا ماحول گونج اٹھا۔ سکول کے پرنسپل مسٹر انور حسن صاحب نے آگے بڑھ کر استقبال کیا اور سٹاف سے تعارف کروایا تعارف کے بعد حضور نے سکول کا معائنہ شروع فرمایا۔ حضور نے کیمسٹری فزکس۔ اور بائیالوجی کی تجربہ گاہیں بھی ملاحظہ فرمائیں اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ مکرم لطف الرحمن صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارا سکول سائینسی مضامین کی معیاری تدریس کی وجہ سے سارے صوبے میں مشہور ہے۔ اور خاص طور پر ملک کی سائینسی اور تکنیکی ضروریات کی کفالت کی جدوجہد میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ فزکس کی تجربہ گاہ میں حضور نے ریڈیو سیرالیون کے نمائندے کو جو ریڈیو سیرالیون کے لئے حضور کے ارشادات ریکارڈ کرنے کے لئے ہمہ وقتی ڈیوٹی پر مامور تھے) مخاطب کرتے فرمایا:۔

"سیرالیون کی موجودہ اور آئندہ نسل کا روشن مستقبل ان سائنسدانوں کی ایجادات سے وابستہ ہے"

تقسیم انعامات کی تقریب

اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات شروع ہوئی جس کا انتظام باہر سکول کے احاطے میں کیا گیا تھا۔ یہ تقریب ویسے تو ہال کے اندر منعقد ہونی تھی لیکن مستورات مضافات سے اتنی تعداد میں تشریف لائی ہوئی تھیں کہ ان کا کسی کمرے میں سمانا ممکن نہ تھا اس لئے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا سے ان کی ملاقات کا انتظام ہال کے اندر کیا گیا۔ اور راتوں رات سکول کی تقریب کا انتظام باہر کر دیا گیا اور یہ اچانک تبدیلی بڑی خوش اسلوبی سے ہوئی۔ کارروائی شروع ہونے سے پہلے مختلف سکولوں کے طلباء کلاسوں کے مطابق صف بستہ ترتیب کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔

پرنسپل صاحب کی تقریر

تلاوت قرآن کریم کے بعد جو سکول کے ایک طالب علم نے کی پرنسپل انور حسن صاحب نے حضور کی خدمت میں سکول کے گورنروں سٹاف اور طلباء کی طرف سے خوش آمدید پیش کرتے ہوئے کہا ہمارے پیارے آقا! یہ ہمارے سکول کے لئے ایک ایسا دن ہے جس کی عظمت کا ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے یہ وہ دن ہے جب مہدی معہود علیہ السلام کا موعود لوتا امام وقت، مجبوروں اور مظلوموں کی امید اور آسرا (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) سات ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے ہمیں اور اہل سیرالیون کو نور و برکت کے خزانوں سے مالا مال کرنے کے لئے بنفس نفیس ہمارے پاس جلوہ افروز ہے۔ یہ دن ہماری تاریخ میں ایک یادگار کی حیثیت سے زندہ رہے گا۔ اور آنے والی نسلیں اسے احترام اور شکر کے ساتھ یاد کیا کریں گی۔ انہوں نے سکول کی تاریخ اور کارناموں پر مختصر انداز میں روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ سکول میں سیرالیون کے علاوہ مغربی افریقہ کے دیگر ممالک مثلاً لائبیریا۔ گنی۔ گیمبیا وغیرہ سے بھی طلباء داخلہ لیتے ہیں اور اب تک سترہ سو ۱۷۰۰ طلباء سکول سے اکتساب فیض کر چکے ہیں انہوں نے بتایا کہ بہترین تجربہ گاہوں اور اعلیٰ معیار تدریس اور رہائشی انتظام کے علاوہ سکول میں Islamic Religious Knowledge اسلامیات کا G.C.E کے اے (O) معیار تک انتظام ہے۔ اور کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جب سکول میں داخلے کی دور دور سے درخواستیں نہ آتی ہوں۔ ہمارے طلباء کھیل کے میدان میں بھی اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔ اس سال فٹ بال اور ایتھلیٹکس میں سکول ہذا ہی چیمپئن شپ کا مستحق قرار پایا ہے۔ سکول میں جو مشاہیر آتے رہتے ہیں ان کی لمبی فہرست میں گورنر جنرل۔ وزیر اعظم۔ وزرا۔ مختلف ممالک کے سفیر۔ ماہرین تعلیم اور پھر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بیرون ملک کے مشنوں کے ڈائریکٹر اور سر فہرست حضور پر نور کا اپنا اسم گرامی ہے۔

پرنسپل صاحب نے بتایا کہ یوم آزادی کی تقریب پر طلبائے سکول کی شاندار مارچ پاسٹ پر عوام اور خواص دونوں کی طرف سے مبارکباد کے بہت سے پیغام آئے۔ جن میں سکول کے اعلیٰ نظم و ضبط اور تربیت کے بلند معیار کو سراہا گیا تھا۔ انہوں نے ایک معتبر شخص کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے خیال کے مطابق اگر سارے سکول 'احمدیہ' کی مثال کی تقلید کریں تو ہم اس امید کے ساتھ رات کو چین کی نیند سو سکتے ہیں کہ ہماری آنے والی نسل محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ ایک اور شخص نے بتایا کہ اس کے بچے نے اسے کہا ہے کہ ابا جب مجھے سیکنڈری سکول کے داخلے کا حق ملے تو یہ مت بھول جائیں کہ میں 'احمدیہ' میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔

پرنسپل صاحب نے حضور کی اجازت سے ۷۰-۵-۱۱ کو حضور کی تشریف آوری کا دن قرار دیا۔ آئندہ ہر سال اسی تاریخ اسی ماہ کو یوم ناصر (ایدہ اللہ تعالیٰ) منایا جایا کرے گا۔ تا آئندہ نسلوں تک اس نسل کے جذبات ممنونیت و تشکر پہنچ سکیں۔

اس کے بعد حضور کی خدمت میں تقسیم انعامات کے لئے درخواست کی گئی۔ حضور نے ازراہ شفقت انعامات تقسیم فرمائے۔ اور اسلامیات Islamic Religious Knowledge میں اول آنے والے جی سی ای کلاس کے طالب علم محمد بنگورا (Bingora) کو سکول کے انعام کے علاوہ اپنی جیب خاص سے بھی گرانقدر انعام مرحمت فرمایا

حضور انور کا خطاب

تقسیم انعامات کے بعد حضور نے مختصر تقریر میں انگریزی زبان میں فرمایا کہ آپ کا مستقبل نہایت درخشندہ اور تابناک ہے۔ لیکن یہ پھل قسمت کے درخت سے ٹوٹ کر خود بخود تمہاری جھولیوں میں نہیں گرے گا بلکہ شدید محنت سے تمہیں اس عظیم الشان مقصد کو حاصل کرنا ہوگا۔ یہ ساری کارروائی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے سکول کی دو منزلہ عمارت سے سکول کی تجربہ گاہوں کے قریب مستورات کی معیت میں ملاحظہ فرمائی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور نے ازراہ کرم سکول کی لاگ بک پر اپنے قلم سے مندرجہ ذیل کلمات درج فرمائے

بارک اللہ سعیکم

اور ان کے نیچے اپنے دستخط ثبت فرمائے اللہ تعالیٰ مبارک کرے

جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کی طرف سے استقبالیہ تقریب اور حضور کا پر شوکت خطاب

احمدیہ مسلم سکول بو کے معائنہ اور تقسیم انعامات کی تقریب اور دعا کے بعد حضور بو میں منعقد ہونے والی اہم ترین تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ سکول کے آڈیٹوریم کے سامنے وسیع و عریض میدان پر خاص طور پر بانس اور پام کے پتوں سے چھت ڈال کر حاضرین جلسہ کی نشستوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ سٹیج پر شامیانہ لگایا گیا تھا اور ساری جلسہ گاہ کو خوبصورت قطعات اور پرچموں سے سجایا گیا تھا۔ ان میں سے بعض قطعات اوپر درج ہوئے۔ بعض درج ذیل ہیں:۔

- It is said that He (Messiah) shall die and his kingdom shall descend to his son and grandson. (TALMUD)
- Kings shall seek blessing from thy garments.
- لا شک ان محمداً خیر الوریٰ ریق الکرام ونخبۃ الاعیان
- یا رب صل علیٰ نبیک دائماً فی ھذہ الدنیا وبعث ثانٍ
- انا نبشرک بغلام نافلۃ لک ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء
- I shall cause thy message to reach the carners of the earth.
- ان لمھدینا اٰیتین ... الخ (سنن دار قطنی)
- Future of Islam
  O mankind hearken this is the prophecy of Allah who made the heavens and the earth. He will spreed this movement in all countries and will give it supremacy over all through reasons and

argument.

I came to sow the seed. That seed has been sown by my hand. It will now grow and blossom forth and none dare retard its growth.

(تذکرۃ الشہادتین)

دس بجکر دس منٹ پر مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب نے تلاوتِ قرآن مجید فرمائی۔ پھر مکرم مبارک نذیر صاحب (ابن حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ عنہ) پرنسپل احمدیہ مسلم کالج جو رُو نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ قصیدے

یا عین فیضِ اللہ والعرفان

کے کچھ اشعار خوش الحانی سے اور اس درد سے پڑھے کہ سارا جلسہ درود کی خوشبو سے معطر ہو گیا۔ بعد ازاں احمدیہ پرائمری سکول کے بچوں اور بچیوں کے ایک گروپ نے سٹیج کے سامنے آکر ترنم کے ساتھ استقبالیہ ترانے اپنی معصوم اور توتلی زبان میں گائے۔ یہ گیت اردو۔ انگریزی۔ عربی۔ مینڈے اور ٹمنی وغیرہ مختلف زبانوں کے منظوم جملوں اور اشعار پر مشتمل تھے۔ بو سکول کے بچوں کا ترانہ اردو کے اس شعر سے شروع ہوا

مرحبا صد مرحبا اے حامئ دینِ متیں!

مرحبا صد مرحبا اے خاتمِ دیں کے نگیں!

اسی طرح باری باری مگبورکا اور لوابتیجے ہو کے پرائمری سکولوں کے بچوں اور بچیوں نے اپنی اپنی ٹولیوں میں اسی قسم کے ترانے مختلف زبانوں میں گائے۔ یہ ترانے اتنے پُر اثر تھے اور ننھے بچوں کے منہ سے اتنے بھلے لگتے تھے کہ تمام سامعین دل ہی دل میں ان ننھے منوں کو دعائیں دینے لگے۔ حضور نے بڑے پیار سے ان کا بلند آواز سے شکریہ ادا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

استقبالیہ ایڈریس

اس کے بعد جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ پیرا ماؤنٹ چیف گمانگا ممبر پارلیمنٹ نے سیرالیون کے احباب کی طرف سے حضور کی خدمت میں انگریزی زبان میں ایڈریس پیش کیا اور عرض کیا کہ اے ہمارے پیارے اور انتہائی محبوب آقا اور امام! آپ کی تشریف آوری پر جو اعزاز سیرالیون کو نصیب ہوا ہے ہم اس پر خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ دلی مسرت کے بے پایاں جذبات کے ساتھ ہم حضور کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحباً کہتے ہیں ہمیں علم

تھا کہ ایک دن ایسا بھی چڑھے گا جب اہل سیرالیون اور سیرالیون کا ملک اس مقدس وجود کی بنفسِ نفیس یہاں تشریف آوری سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے نوازا جائے گا۔ کتنا خوش قسمت ہے وہ ملک جسے یہ دن نصیب ہوا اور کتنے خوش قسمت ہیں ہم لوگ جن کو حضور کی مقدس صحبت نصیب ہوئی۔

ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر تشکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہیں کہ اس نے ہمیں احمدیت میں شمولیت کی توفیق بخشی جس کا واحد مقصد حقیقی اسلام کا احیاء اور غلبہ ہے۔ انہوں نے جماعت کے اثر و رسوخ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جماعت کا سیرالیون میں خاص مرتبہ اور مقام ہے اور سارے ملک میں عزت اور احترام سے یاد کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں جو اس ممنونیت اور احسانمندی کے جذبات کی گہرائی اور گیرائی کی ترجمانی کر سکیں جو سیرالیون کے احمدیوں کے دلوں میں جماعت احمدیہ کے لئے اور مرکز احمدیت کے لئے پائے جاتے ہیں۔ مرکز نے نہایت فراخدلی سے ہمارے ملک میں مبلغ بھیجے جنہوں نے ہمیں اس روحانی بے حسی اور نیند سے نجات دلائی جو ہم پر مسلط ہو چکی تھی۔ اور ایک نئی زندگی کی لذت سے آشنا کیا اور آج جبکہ ہمارے پیارے آقا اور مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں ہم اپنے غلامی اور اطاعت کے عہد کی تجدید و توثیق کرتے ہیں اور ایک بار پھر یہ عہد دہراتے ہیں کہ ہم دین کو تمام دنیوی امور پر مقدم رکھیں گے اور محبوب جانیں گے۔ اور اسلام اور احمدیت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے میں کوئی دریغ نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

پیارے آقا! آپ نے اتنا طویل اور تھکا دینے والا سفر اختیار فرمایا تاہم حضور کی زیارت کی سعادت حاصل کر سکیں۔ ہم اس احسان پر حضور کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے ہماری دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ ہم نے آپ کو ان آنکھوں سے دیکھا اور ان کانوں سے سنا۔ بیشک ہم آپ کو پہلے ہی جانتے تھے۔ مبلغین کے بیانات۔ تحریروں اور حضور کی تصویروں کے ذریعے حضور کا ایک خیالی نقشہ ہمارے ذہنوں اور دلوں میں قائم تھا۔ وہ نقشہ اگرچہ بہت پیارا تھا لیکن پھر بھی نامکمل تھا۔ وہ ایک خاکہ سا تھا جس میں ہم اپنے تصور سے رنگ بھرتے تھے۔ لیکن آج حضور بنفسِ نفیس تشریف فرما ہیں اور حضور کے رُخِ انور میں ایسی روحانیت

نظر آتی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا مقدس وجود جس تحریک کا رہبر اور امام ہے وہ سچی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ہمارے عظیم المرتبت امام اور آقا! ہم حضور کو احمدیت سے انتہائی وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ اور عہد کرتے ہیں کہ اس الٰہی تحریک کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ہم انتھک محنت اور جد وجہد سے کام لیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ حضور کی تشریف آوری کے نتیجہ میں بے نظیر المثال فتوحات حاصل ہوں گی۔ اور تمام باطل ادیان پر اسلام کا غلبہ اور تفوق قائم ہو جائے گا۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ازدیادِ ایمان اور استقلال کی نعمتوں سے نوازتا چلا جائے تاکہ ہم اس کارِ عظیم اور اس کے نتیجہ میں ملنے والے انعامات کے اہل ثابت ہو سکیں۔

اس ایڈریس کا ایک ایک لفظ محبت اور عشق اور اخلاص میں ڈوبا ہوا تھا جس کو سن کر ہم خدام کو بھی تجدیدِ عہد کی توفیق حاصل ہوئی اور یوں محسوس ہوا جیسے تمام دلوں پر ڈھیلے گئے ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ کامل اور عظیم روحانی فرزند حضرت مہدی علیہ السلام کی آواز جغرافیائی وسعتیں طے کرتی ہوئی دلوں میں اتر رہی ہو۔ مُردے زندہ ہو رہے ہوں اور نئی زمین اور نیا آسمان ہماری آنکھوں کے سامنے پیدا کیا جا رہا ہو۔

حضور کی معرکۃ الآراء تقریر

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس وقت اس ایڈریس کے بعد تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو صاف نظر آ رہا تھا کہ اخلاص و وفا اور عشق و محبت کے اس عملی مظاہرے سے حضور کتنے متاثر ہوئے ہیں۔ اس موقع پر حضور نے جو معرکۃ الآراء تقریر فرمائی اس کا ایک ایک لفظ جذب و اثر میں ڈوبا ہوا تھا حضور کے رُخِ مبارک پر ایک نور تھا اور رحم و شفقت کی ربودگی طاری تھی جیسے حضور کسی اور ہی دنیا میں ہوں۔ حضور نے تعوذ و تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد احباب اور بہنوں کو جو ہزاروں کی تعداد میں پام اور بانس سے بنے ہوئے شامیانے کی چھاؤں میں نہایت احترام اور نظم و ضبط سے اپنے آقا کے ارشادات کو سننے اور محفوظ کر لینے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:—

آج کا دن آپ کا دن ہے۔ احمدیت کی تاریخ میں اور اس ملک کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ اس ملک میں وارد ہوا ہے۔ اس نعمتِ عظمیٰ کے ملنے پر خوشی سے اچھلو

اور خدا کی حمد کے ترانے گاؤ کہ جو اللہ کہ جس نے آپ کو یہ دن دکھایا۔ (جلسہ گاہ تکبیر اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی) حضور نے فرمایا کہ اپنے آپ کو اپنے روحانی بیٹوں اور بیٹیوں کے درمیان پا کر جن سے مجھے بے حد محبت ہے میں بہت خرم و مسرور ہوں۔ اس روحانی مسرت کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ میں اس لئے بھی خوش ہوں کہ آج ہر چہرے میں جو میرے سامنے ہے مجھے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی سچائی کا نور نظر آ رہا ہے۔ اسّی سال قبل آپ نے اللہ تعالیٰ کا حکم پا کر المسیح اور المہدی ہونے کا اعلان فرمایا۔ یہ ایک موعود کا نزول تھا جس کے آنے کی بشارت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو دی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس عظیم روحانی فرزند کا ظہور چودھویں صدی میں ہو گا۔ آپ نے تنہا اس عظیم روحانی فرزند کو اپنے کروڑوں کروڑ فرزندوں میں سے انتخاب فرمایا اور اس پر [illegible] حضور نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے ہلال اور بدر کی مثال دے کر واضح فرمایا کہ [illegible] کی تھوڑی سی روشنی کا [illegible] بدر کامل آفتاب کی بھرپور تجلّی کا مظہر ہوتا ہے۔ حضور نے بتایا کہ مسیح موعود مہدی معہود وہ بدر کامل ہے جس نے محمدی انوار کو سب سے زیادہ خوبی اور کمال کے ساتھ منعکس کیا اور رات کو دن میں بدل دیا۔ ظلمت کے بادل چھٹ گئے اور انسانیت پر محمدی نور میں ملبوس ایک نیا دن [illegible]

حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امام وقت امام مہدی علیہ السلام اسلام کی آخری اور دائمی فتح اور غلبہ کے لئے دنیا میں آئے۔ لیکن دنیا نے اس آسمانی نور کو بجھانے کے لئے کمر کس لی۔ دنیا آپ کو شناخت نہ کر سکی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم روحانی فرزند طفلِ حسین کی طرح خدا کی گود میں تھا۔ دنیا خدا تعالیٰ کی شناخت سے یکسر بیگانہ تھی۔ اس لئے اسے وہ بچہ نظر نہ آیا جو اس کی گود میں تھا۔ ہر قسم کے حیلے اور حربے آپ کے خلاف آزمائے گئے تو ہیں اس بات [illegible] گئیں کہ آپ کی آواز کو دبا دیں۔ دشمنی اور بغض و عناد کی کمانیں تنی تھیں لوگوں نے [illegible] سے [illegible] دنیا کی ساری طاقت، اور قوت اس آواز کو خاموش کرنے کی کوشش میں لگ گئی۔ لیکن یہ آسمانی آواز خاموش نہ کی جا سکی۔ یہ آواز دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی اور آج [illegible] میل دُور اس ملک میں اس آواز کی [illegible] بازگشت سن رہا ہوں۔ (جلسہ گاہ [illegible] بار پھر [illegible] اسلام۔ احمدیت۔ امیر المومنین زندہ باد

کے نعروں سے گونج اٹھی)

فرمایا۔ میں آپ کے چہروں پر اسی نور کی چمک دیکھ رہا ہوں جسے حضرت امام مہدی علیہ السلام بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے آسمان سے لائے۔ آپ میں سے ہر فرد اس بات کا ثبوت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا فرزند جلیل ہے۔ آج وہ عظیم دن طلوع ہو چکا ہے (جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔) جب اسلام کو تمام ادیان، نظریوں اور فلسفوں پر فتح مبین حاصل ہو گی۔ (آمین کی بلند اور مشفقہ آواز)

فرمایا یہی وجہ ہے کہ میں آپ کے درمیان بیٹھ کر بہت خوش ہوں۔ میری دعا ہے کہ آپ سے ایسے اعمال صادر ہوں۔ جو اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوں اور اسے پسند آئیں تا ان مقاصد کا حصول بھی قریب تر آ جائے جو اللہ تعالےٰ کو محبوب ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ آج انسانیت کو تین اہم مسائل درپیش ہیں اور تینوں کا صحیح اور کامل حل صرف اور صرف اسلام اور احمدیت کے پاس ہے۔ پہلا مسئلہ انسانی مساوات کا مسئلہ ہے۔ بنی نوع انسان کے محسن اعظم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُم کی روشنی میں عملاً یہ ثابت کر دکھایا کہ جب تک انسانیت کا احترام اور وقار قائم نہ کیا جائے گا دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ حضور نے فرمایا فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ اعلان کر دو کہ اگر سرداران مکہ (جو حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کے پرچم تلے آ جائیں۔ فرمایا فتح مکہ کے دن جس حسین طریقے سے احترام و مساوات بنی آدم کا قیام عمل میں لایا گیا وہ تاریخ عالم کا عظیم واقعہ ہے۔ اس دن یہ ثابت کر دیا گیا کہ آئندہ سے تمام انسانوں کو انسان سمجھا جائے گا۔ روسی ہوں یا چینی۔ امریکن ہوں یا یورپین کسی کو بھی اس کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ کہ وہ اس عظیم سرزمین کے فرزندوں کو حقارت سے دیکھے۔ ہم اہل افریقہ کے دل اسلام کے لئے مسخر کریں گے۔ اور یہ تسخیر قلوب محبت پیار اور دلائل کی روشنی ہو گی۔ اور یہ صرف ہم ہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اسلام امن اور پیار کا مذہب ہے اور دلوں کو صرف محبت ہی سے جیتا جا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دوسرا مسئلہ دولت کی منصفانہ اور دانشمندانہ تقسیم سے تعلق رکھتا ... سرمایہ دارانہ نظام اور ... کی نظام ... ہوں ... کی ... کر ... ... انعام ... جو ...

اہمیت کو صحیح معنوں میں سمجھا ہے۔ اور وہی اس کا حل بھی پیش کرتا ہے۔ حضور نے اسلامی نظریے کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ اور فرمایا کہ اسلام کہتا ہے کہ ہر انسان کا حق ہے کہ اسے اپنی خداداد صلاحیتوں کی نشوونما کرنے کے لئے ہر ضروری سہولت ملے۔ اگر اسے یہ سہولت نہ ملے تو وہ ایک مظلوم انسان ہے اسلام ایسے ہر مظلوم کا ساتھی اور مددگار ہے اور اس کی ضروریات کی کفالت کا ذمہ دار ہے اس لئے اس مسئلے کا صحیح حل صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ کسی مذہب یا فلسفے یا ازم کی طاقت نہیں کہ اسے حل کر سکے۔ (نعرۂ تکبیر اور خاتم النبیین۔ اسلام۔ احمدیت۔ خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے پنڈال گونج اٹھا۔ ایک دوست نے فرط جذبات سے کھڑے ہو کر عربی زبان میں بلند آواز سے ماجیہ فقرات کہے)

فرمایا تیسرا مسئلہ تعلق باللہ کا ہے۔ اللہ تعالےٰ جو تمام روشنی اور طاقت اور قوت اور علوم کا سرچشمہ ہے۔ ایسے قادر اور توانا خدا سے کس طرح زندہ تعلق استوار کیا جائے؟ فرمایا صرف ہم ہی ہیں جو اس مسئلے کا حل پیش کر سکتے ہیں۔ ہم نے خود مشاہدہ کیا ہے ایسے لاکھوں انسانوں کو دیکھا ہے جن کا اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم تھا اور ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ، اس کے اقتدار اور جلال اور مخلوق سے اس کی محبت کے ایمان افروز جلوے دیکھے ہیں۔ حضور نے تفصیل سے واضح فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ ایک ایک رات میں کئی کئی بار اپنے پاک الہام سے نوازتا ہے۔ اور قلوب کو اطمینان بخشتا ہے (نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام۔ خاتم النبیین۔ احمدیت خلیفۃ المسیح زندہ باد)

فرمایا ہمارا قادر و مالک اور توانا خدا تمام حسنات و کمالات کا جامع اور سرچشمہ ہے۔ وہ زندہ ہے اور موجود ہے اور اپنے بندوں کو اپنا چہرہ دکھاتا ہے۔ فرمایا جن لوگوں کو ابھی قبول حق کی توفیق نہیں ملی وہ آئیں اور اسلام اور احمدیت کے دامن سے وابستہ ہو کر ان برکات کے وارث بن جائیں۔ جن کا اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ میں وعدہ کیا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عشق کے طفیل ہم نے ایسے لاکھوں نشانات دیکھے ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم ہی وہ لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے سچے راستہ پر ... (... ...)

فرمایا۔ میں امریکہ، روسی، چینی، یورپی ... اور ... کو خبردار کرتا ہوں اور انہیں ... کرتا ہوں ...

طرح میں نے انہیں پہلے (دورہ کے وقت ۱۹۶۷ء میں) متنبہ کیا تھا۔ کہ آؤ اور اپنے خالق سے صلح کر لو۔ اور اس کے حضور عجز سے حاضر ہو جاؤ۔ یاد رکھو اگر تم نے اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع نہ کیا تو وقت آتا ہے کہ صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دئے جاؤ گے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا۔ اسلام کا خدا۔ تمہارا نجات دہندہ ہے اس کے پاس لوٹ کر آ جاؤ۔ اور نجات کی برکتوں سے حصہ لو۔ (فضا ایک بار پھر عارفانہ نعروں سے گونج اٹھی)

اس پُر شوکت خطاب کے بعد حضور کی خدمت اقدس میں جماعت کی طرف سے تحائف پیش کئے گئے۔ ان تحائف میں ایسے کپڑے بھی تھے جنہیں احمدی بہنوں نے اپنے ہاتھ سے کاتا اور بُنا تھا۔ حضور نے ان تحفوں کو ازراہ شفقت قبول فرمایا۔ اور بلند آواز سے جزاکم اللہ احسن الجزاء کہا۔ اور احباب اور بہنوں کو یقین دلایا کہ حضور انہیں ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ آخر میں حضور نے پُر سوز اجتماعی دعا فرمائی۔ نعروں اور محبت بھری دعاؤں کے ساتھ عقیدت مندوں نے دعائیہ نعروں کے درمیان اپنے محبوب امام کو جلسہ گاہ سے الوداع کہا۔ حضور کی یہ تقریر جو انگریزی سے دو زبانوں میں ساتھ ساتھ ترجمہ کی جاتی رہی پونے بارہ بجے ختم ہوئی۔ الحاج بونگے نے مینڈے زبان میں اور مسٹر بنگورا نے ٹمنی زبان میں ترجمے کی سعادت حاصل کی تقریر کیا تھی ایک تصرف الٰہی تھا جس نے سننے والوں کے قلوب میں زلزلہ برپا کر دیا ایک مجسم نور تھا جو آسمان سے اترا۔ اور دل و دماغ کو روشن کر گیا۔ تقریر جاذب و اثر اور بنی نوع انسان خصوصاً قوم بلال رضہ کے غم اور غمگساری میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اگر احمدی بھائیوں اور بہنوں نے اپنے ایمان اور عرفان کی روشنی میں حضور کے ارشادات کو اپنے دلوں میں محبت اور احترام کے ساتھ جگہ دی اور لفظ لفظ کو توجہ اور انہماک سے سنا اور اسے سر آنکھوں پر بٹھایا تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ان دیوانگان مہدی علیہ السلام کے انداز۔ ان کی گفتار۔ ان کی چال ڈھال سے یہ بات جاننے کے لئے کسی کوشش کی ضرورت نہ تھی کہ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس یقین پر قائم ہیں کہ اگر وہ حضرت امام المہدی علیہ السلام کی زیارت نہیں کر سکے تو آج ان کے قائمقام اور نائب اور خلیفہ کی زیارت کر کے انہوں نے اسی روحانی تجربے اور لذت کا مزا چکھ لیا جس روحانی تجربے اور لذت کے مزے صحابہ کرام کے

قلب و نظر نے لوٹے۔ ان کی حالت اور کیفیت کا اندازہ سنی سنائی بات سے نہیں ہو سکتا اب جبکہ میں یہ سطور اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں تحریر کر رہا ہوں تو دو غم مجھ پر غالب ہیں۔ پہلا غم یہ کہ بدظنی کرنے والی آنکھ ان سطور کو مبالغہ نہ سمجھے اور دوسرا غم یہ کہ حقیقت کا عشر عشیر بھی لفظوں میں ادا نہ ہو سکا۔ مثال اس کی یوں سمجھ لیں کہ اگر آپ کو اچانک اطلاع ملے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چند گھنٹوں کے لئے ربوہ میں تشریف لے آئے ہیں تو جو کیفیت اور حالت آپ کی اس وقت ہو گی وہی حالت بعینہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو دیکھ کر ان لوگوں کی ہوتی ہے۔ لیگوس میں جمعہ پر ابادان۔ اکرا۔ کماسی۔ تچیمان۔ سالٹ پانڈ فری ٹاؤن۔ بو۔ غرضیکہ جگہ جگہ اس کیفیت کے نظارے نظر آئے۔ نمونے کے طور پر ایک واقعہ ضمناً عرض کرتا ہوں۔ اس واقعہ کا یہ عاجز خود گواہ ہے۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک صاحب ہمارے دس پندرہ افریقی بھائیوں کو ڈانٹ رہے تھے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیامگاہ فری ٹاؤن میں صرف سربراہان ممالک Head of state اور حکومت کے خاص مہمان ہی ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے یہاں کا ماحول اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ پبلک کی آمد و رفت کا تانتا بندھ جائے۔ اور لوگ اس قدر جمگھٹا کریں اس کے علاوہ صفائی اور حفاظت کے نقطۂ نظر سے بھی حکومت کے نمائندے جو حضور کے قیام کے دوران حفاظت کے لئے مقرر ہیں ان کو یہ عام آمد و رفت پسند نہیں۔ ایک حد تک ان کی یہ بات ٹھیک بھی تھی۔ خاکسار کو دیکھ کر کچھ لوگ میرے پاس ہی آ گئے اور کہنے لگے کہ ہم کسی قسم کا خلل صفائی یا کوٹھی کے سکون میں نہیں ڈالنا چاہتے ہم چاہتے ہیں نظروں سے دور سے خاموشی سے چوبیس گھنٹے حاضر رہیں اور جب حضور کوٹھی سے باہر نکلیں یا واپس تشریف لائیں تو ہم حضور کی دور سے زیارت کر لیا کریں۔ ایسے مقدس وجود کی زیارت خدا جانے پھر کب نصیب ہو۔

پرنسپل انور حسن صاحب بتاتے ہیں کہ جب حضور کی تو ہیں مذکورہ بالا تقریر ختم ہوئی تو ایک غیر از جماعت شخص نے کہا کہ ہم نے خدا کو دیکھا تو نہیں لیکن آج حضور کی زبان سے بولتے ضرور سنا ہے

حضرت مولانا نذیر احمد علی رضہ کے مزار پر

تقریر کے بعد حضور حضرت مولوی نذیر احمد علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مزار پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ اس مجاہد افریقہ

اور حضرت امام المہدی علیہ السلام کے عاشق زار کا مزار بو سے باہر ایک نہایت پُر فضا جگہ پر واقع ہے۔ یہاں کسی زمانے میں بش Bush یعنی گھنا جنگل تھا۔ جس میں سے گزرنا سوائے خاص خاص راستوں کے ناممکن تھا۔ پاروجرز صاحب جن کی عمر اس وقت اسّی سال سے زاید ہے اور سیرالیون کے قدیم ترین احمدی ہیں رو رو کر بیان کرتے ہیں کہ جس دن الحاج نذیر احمد علی رضی اللہ عنہ بو Bo میں وارد ہوئے تو ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ ہم نے یہ تو سُن رکھا تھا اور روزانہ کا تجربہ بھی تھا کہ عیسائی مشنری اور منّاد افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے آتے رہتے ہیں لیکن ہمارے لئے یہ ایک اچنبھے کی بات تھی کہ مشنری تو ہو لیکن ہو اسلام کا مشنری۔ الحاج علی رضو نے جب لوگوں کو بتایا کہ امام مہدی تشریف لا چکے ہیں اور میں ان کے دوسرے خلیفہ کا نمایندہ بن کر آیا ہوں تو مقامی علما بہت برہم ہوئے۔ اور اعلان کر دیا کہ ان کو رہائش کے لئے کوئی جگہ نہ دی جائے اور ان کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ مولانا رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شام کو ایک ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اسے اپنے لئے بند پایا۔ کسی نے رات بسر کرنے کے لئے جگہ نہ دی۔ بالآخر اپنے ساتھی سے جو آپ کی کتابیں اٹھائے ساتھ ساتھ پھرا کرتا تھا فرمایا کہ چلو بُش یعنی جنگل میں چلتے ہیں رات وہیں بسر کریں گے۔ جنگل کے لفظ سے یہاں کے جنگل کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ گھاس جھاڑیوں۔ بیلوں۔ پودوں درختوں کی ایک ناقابلِ عبور دیوار ہوتی ہے جو ہر قسم کے جانوروں اور حشرات الارض کی آماجگاہ اور جائے پناہ ہوتی ہے۔ محترم پارروجرز صاحب کہتے ہیں کہ لوگوں کی اس بدسلوکی پر مجھے بہت طیش آیا اور میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ جہاں ایک درخت کے نیچے حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحبؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ آدھی رات کو جب آپ نمازِ تہجد کے لئے اٹھے تو ان کو دمہ کا دورہ پڑ گیا جو اتنا شدید تھا کہ میں نے سمجھا کہ اب آپ پر نزع کی حالت طاری ہے۔ چنانچہ میں نے ان کی تیمارداری کی اور لوگوں کی بدسلوکی پر معذرت کا اظہار کیا۔ اس پر مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے بڑے جذبے اور یقین کے ساتھ مجھے بتایا کہ روجرز صاحب! مجھے اللہ تعالٰی نے بتایا ہے اور میری بات یاد رکھو کہ یہاں احمدیت پھیلے گی۔ اور ابھی آپ زندہ ہوں گے کہ لوگ آپ کے پاس آکر منتیں کیا کریں گے اور آپ جسے پسند کریں گے رکھیں گے جسے چاہیں گے انکار کر دیں گے۔ پارروجرز صاحب آبدیدہ ہو کر کہتے ہیں کہ میں نے یہ زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے بورڈ آف گورنرز کا رکن ہوں۔ بعض دفعہ ملک کے رؤسا اور وزراء کی سفارشوں سے لڑکے داخلے کے لئے آتے ہیں اور ہم انکار کر دیتے ہیں کہ جگہ نہیں۔ بگنور کا (جہاں ہمارا مشن ہاؤس اور مسجد اور سکول ہے) کے قریب بو Bo سے تقریباً ستر میل کے فاصلہ پر ہے، ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کا نام باما ہے۔ راستوں کے مسدود اور دشوار گزار ہونے کے باعث آجکل بھی یہ گاؤں الگ تھلگ اور پہنچ سے دور ہے۔ بش Bush کا اصل علاقہ ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جسے حضرت مولانا صاحب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلے پہل اپنا مرکز بنایا۔ آجکل اللہ تعالٰی کے فضل سے وہاں مسجد ہے۔ سکول ہے۔ جماعت ہے مبلغ ہے۔ لیکن ان دنوں یہ گاؤں قدیم بدمذہب جنگلی کلچر کا مثالی نمایندہ سمجھا جاتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب ایک لڑکے کے ساتھ جس نے آپ کی کتب اٹھائی ہوئی تھیں پہنچے۔ غیر ملکی سیاح وہاں صبح صبح جاتے اور شام ہونے سے پہلے واپس آجایا کرتے رات وہاں گزارنے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی لیکن حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ جب غروبِ آفتاب تک بھی وہاں سے نہ گئے تو لوگ حیران ہوئے۔ ہوا یہ کہ آپ نے ان وحشی اور برہنہ قبائل میں ڈیرے ڈال دئے اور جب چھ ماہ کے بعد اپنی کتابوں کا بنڈل اٹھا کر وہاں سے روانہ ہوئے تو وہاں ایک مخلص جماعت قائم ہو چکی تھی۔ اور مسجد بھی تعمیر ہو چکی تھی جسے آپ نے خود اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا تھا۔ بات لمبی نہ ہو جائے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کے متعلق کتنے واقعات ہیں جو لوگوں کو اب تک یاد ہیں۔ اور جنہیں لوگ مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں۔

حضرت مولانا جب ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت واپس پاکستان بھجوا دئے گئے تو دیکھنے والوں کو ان کی جسمانی حالت دیکھ کر گھبراہٹ پیدا ہوئی تھی۔ افریقہ کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی تھی۔ ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ اگر واپس افریقہ آئے تو زندہ نہ رہ سکیں گے لیکن بار بار اصرار کے ساتھ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اجازت لے کر ہی ٹلے ربوہ سے روانگی کے وقت ان کی آخری تقریر احمدیت کی تاریخ میں ایک یادگار کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں واپس افریقہ جا رہا ہوں۔ اب انشاء اللہ میری وفات وہیں ہوگی۔ اور افریقہ میں میری قبر کی چھ فٹ زمین ایسی ہوگی جس پر احمدیت کا قبضہ ہوگا۔ جب اخویم مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے انہیں روکنا چاہا تو جوش میں آکر کہنے لگے آپ مجھے مت روکیں۔ میں نے اہلِ افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے زندگی گزاری ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری وفات بھی وہیں ہو اور تین دفعہ بلند آواز سے کہا

I want to die there
I want to die there
I want to die there

حضور ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ۔ امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ سیرالیون مولوی محمد صدیق صاحب احبابِ جماعت و اراکینِ قافلہ مزار پر پہنچے حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ حاضرین بھی شامل ہوئے۔ کونسی آنکھ تھی جو اشکبار نہ تھی۔ لیکن یہ آنسو غم کے آنسو نہیں تھے یہ تشکر و امتنان اور محبت کے آنسو تھے جو دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کے ساتھ بارگاہِ رب العزت میں اس التجا کے ساتھ حاضر ہوئے کہ اے ہمارے رب احمدیت کے فتح نصیب روحانی لشکر کو ایسے ہزاروں ہزار خادم رہتی دنیا تک ہر زمانے میں ارزانی فرما جو اپنی زندگیاں اسی عاجزی اور اسی انکساری سے تیرے جلال۔ تیرے دین کے احترام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام میں قربان کر دیں اور اس قربانی کو تیرا احسان سمجھ کر اور تیری دین جان کر تیرے حضور عجز کے ساتھ جھکے رہیں۔ اے ہمارے رب تو اس پر بھی اپنی کروڑوں کروڑ رحمتیں بھیج جس کی خاطر یہ مجاہد کبیر یہاں آیا۔ اور اس پر بھی جس نے اسے یہاں بھیجا اور ان پر بھی جنہوں نے اس کی مدد کی اور اس کی آواز پر لبیک کہا اور اس پر بھی جسے تو نے اس روحانی لشکر کا سالارِ اعظم اور اپنی قدرتِ ثانیہ کا تیسرا مظہر بنایا اور جو سفر کی کوفت اور گرمی کی شدت میں بھی مسکراتے ہوئے چہرے اور دلآویز مسکراہٹ کے ساتھ آج اس قوم کو سلام اور دعا کے تحفوں کے ساتھ نواز رہا ہے جس کا آنا اس مظلوم اور مجبور قوم بلال رضی اللہ عنہ کے لئے سرتا پا برکت۔ رحمت اور سکینت کا آنا ہے۔ اور جس کی دعائے مستجاب سے انشاء اللہ اس قوم کی بلکہ سارے بنی نوع انسان کی کایا پلٹنے والی ہے۔ آج جماعتہائے احمدیہ مغربی افریقہ کو دیکھ کر اور حضور انور کی تشریف آوری سے جو زلزلہ روحوں میں برپا ہوا ہے اس کے پیشِ نظر بہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالٰی کے فضل سے وہ دن دور نہیں جب سارے کے سارے اہلِ افریقہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہو کر اسلام کی سربلندی کا باعث ہوں گے۔ بات لمبی ہو رہی ہے۔ لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم۔ حضرت مولوی صاحبؓ کے مزار پر انگریزی اور عربی دو زبان میں کتبے لگے ہوئے ہیں ترجمہ درج ذیل ہے:-

"الحاج نذیر احمد علی احمدیہ مسلم مشنری از قادیان
آپ (برصغیر ہند و پاکستان میں) ۱۹۰۳ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹ رمئی ۱۹۵۵ء کو بو میں وفات پائی وہ پہلے احمدیہ مسلم مشنری ہیں جنہوں نے ۱۹۲۷ء میں سیرالیون میں مشن قائم کیا۔ ملک کا جگہ جگہ دورہ کیا اور اپنی انتھک کوششوں سے ملک کے گوشے گوشے میں جماعتیں قائم کر دیں۔ آپ گھانا اور سیرالیون کے رہنے والوں کے قلوب میں اپنی محبت کے انمٹ نقوش چھوڑ گئے۔ دونوں ملکوں میں آپ نے بطور امیر اور مشنری انچارج کام کیا۔ ۱۹۴۶ء میں آپ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سارے مغربی افریقہ کیلئے پہلا رئیس التبلیغ مقرر فرمایا۔
آپ نے اللہ کے دین کی خاطر جو جہاد کیا اللہ تعالٰی آپ کو اس کی جزا دے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

حضورِ انور کی واپسی

دعا کے بعد حضور کی کار واپسی پر پھر کیتھولک مشن سیکنڈری کے کلاس رومز کے پاس سے گذری تو طلبا جن میں اکثریت مسلمان طلبا کی تھی اپنی کلاسیں چھوڑ کر کھڑکیوں سے آگئے۔ اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کی خدمت میں سلام عرض کرنے لگے۔ پادری صاحبان خالی ڈسکوں اور بلیک بورڈوں کے پاس کھڑے حیرت سے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔ پادری صاحبان کھڑے کے کھڑے رہ گئے اور طلباء اس طرح حضور کے استقبال کیلئے کھنچے چلے آئے جس طرح لوہا مقناطیس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔ یقیناً یہ ایک الٰہی تصرف تھا جو دلوں پر ہوا جس سے عیسائیت کے گڑھے میں رہنے والے بچے پابندیوں کی زنجیریں توڑ کر اس طرح حضور کی طرف متوجہ ہو گئے جس طرح بچہ اپنے کھلونے چھوڑ کر ماں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس ایمان افروز نظارے سے ایمان تازہ ہو گئے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالٰی نے ہمارے آقا کو صحت و سلامتی سے اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور حضور کا بابرکت سایہ تمام مظلوموں اور مجبوروں اور سارے بنی نوع انسان کے لئے لمبا کر دے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالٰی کی صحت

حضور کی صحت اللہ تعالٰی کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور دیگر افرادِ قافلہ خیریت سے ہیں۔ حضور اپنی محبوب جماعت کو سلام بھجواتے ہیں احباب دعائیں متواتر کرتے رہیں۔

بو اور فری ٹاؤن میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی مصروفیات

پریس کانفرنس میں مختلف سوالات کے جواب میں حضور کی اہم تصریحات۔ احباب جماعت سے ملاقاتیں

مخلصین جماعت کی طرف سے والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار

از محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے

سیرالیون ۱۱ مئی ۱۹۷۰ء

آج دوپہر کے کھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بو سے واپس فری ٹاؤن تشریف لے جا رہے ہیں۔ یہاں کے مخلصین کے چہرے ہونے والی جدائی اور فراق کے تصور سے غمگین ہیں۔ حضور بھی احباب کے درمیان تشریف فرما ہیں اور سب کی دلداری فرما رہے ہیں۔ گورنر ڈریزیڈنشن لاج کے عقبی گراسی پلاٹ میں حضور نے بو اور جورو کے احمدیہ مسلم سیکنڈری سکولوں کے طلباء، سٹاف اور احباب کے ساتھ ساکن اور متحرک تصاویر کھچوائیں۔ اس سے قبل رات کو حضور نے اپنے ملبوسات بعض خدام کو عنایت فرمائے۔ مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود بیان کرتے ہیں کہ سیرالیون کے دو مخلص اور قدیم احمدیوں یا سعید و نگورا اور الحاج علی روجرز کو جب عشاء کی نماز کے بعد حضور کے عطا فرمودہ تبرکات پہنچائے گئے تو دوست بڑھ کر معانقہ کر کے انہیں مبارکباد دینے لگے۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ ان تبرکات کو چھونے کا شرف حاصل کرے۔ محبت اور عقیدت کا یہ ایمان افروز نظارہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ دونوں بزرگ بھی اپنی قسمت پر نازاں ہیں۔ اور حضور کی ذرہ نوازی اور محبت کی اس ادا پر دل و جان سے قربان ہیں۔ حضور نے ازراہ شفقت مکرم انور حسن صاحب کو دستار اور مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود کو قمیص عنایت فرمائی۔

بو سے فری ٹاؤن کو روانگی

دعا کے بعد حضور اڑھائی بجے روانہ ہوئے۔ راستے میں بچے بوڑھے جوان سب ادب سے سلام کرتے اور سپاہی سلیوٹ کرتے۔ ویسے تو سارے مغربی افریقہ میں، لیکن خصوصاً بو میں وہی کیفیت تھی جو حضور کے ربوہ میں گول بازار یا کسی محلے سے گزرتے وقت ہوتی ہے۔ لوگ ادب سے کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ اٹھا کر سلام کرتے۔

ریڈیو کی نمائندہ مس ...ارا جس کا نام حضور نے طاہرہ رکھا۔ ہر وقت ہر موقع پر اپنا ٹیپ ریکارڈر ساتھ لئے موجود رہتی۔ مس طاہرہ کا نصف خاندان مسلمان ہے اور نصف عیسائی۔ یہ خود بھی عیسائی ہو چکی تھی لیکن حضور انور کی تشریف آوری پر اس کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ جب گیارہ تاریخ کو احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو میں تقسیم انعامات کے وقت حضور نے اپنی جیب خاص سے ایک طالب علم کو انعام دیا تو مس طاہرہ مصر ہوئی کہ وہ طالب علم حضور کا عطا فرمودہ کرنسی نوٹ اس کے پاس فروخت کر دے تاکہ وہ بطور تبرک اسے محفوظ رکھ سکے۔ جب حضور کو اس بات کا علم ہوا تو حضور نے ایک اور نوٹ پر دستخط فرما کر مس طاہرہ کو عنایت فرمایا۔ اس فیاضی کا اس پر گہرا اثر تھا۔ مس طاہرہ نے کہا کہ میری اولاد در اولاد تک یہ نوٹ پہنچے گا۔ اس کے انداز سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ عیسائیت کے دام سے آزاد ہو چکی ہے۔ حضور نے اسے فرمایا کہ اسلام کی حقانیت پر غور کرو۔ مس طاہرہ نے رخصت کے وقت حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا سے بار بار عرض کیا کہ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے ضرور کہیں۔

وزارت کے دفاتر میں

پرنس ولیمز Williams ریذیڈنٹ وزیر نے حضور کو دعوت دی ہوئی تھی۔ لیکن حضور وقت کی کمی کے باعث تشریف نہیں لے جا سکے تھے اور یہ تقریب مجبوراً منسوخ کرنی پڑی۔ پرنس ولیمز نے درخواست کی کہ حضور ان کی وزارت کے دفاتر میں جو ایک عظیم الشان اور دو منزلہ وسیع عمارت میں واقع ہیں، قیام رنجہ فرمائیں۔

چنانچہ فری ٹاؤن جاتے وقت حضور نے آدھ گھنٹہ پرنس ولیمز کے دفاتر میں توقف فرمایا۔ پرنس ولیمز نے مختلف محکموں کے سربراہوں سے حضور کا تعارف کرایا اور دفاتر کے مختلف کمروں کا ملاحظہ کروایا اور جب حضور ان کے کمرے میں تشریف لے گئے تو پرنس نے کھڑے ہو کر ایک مختصر تقریر میں حضور کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ کی تشریف آوری ہم سب کے لئے خوش قسمتی کا باعث ہے۔ آپ کے آنے سے پہلے ہی آپ کی شہرت سیرالیون میں پہنچ چکی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ روحانیت، تعلیم، کھیل اور زندگی کے دیگر شعبوں میں آپ نے انسانیت کی کتنی گرانقدر خدمات سر انجام دی ہیں۔ ہم ان بے لوث خدمات کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ سیرالیون میں ہماری بہتری اور بہبود کے لئے بجا لا رہی ہے۔ حضور کا یہاں آنا مبارک ہو۔ حضور ہمارے لئے اور ہمارے ملک کے لئے دعا فرمائیں۔ پھر کہا کہ اگر حضور اجازت دیں تو قابل احترام مہمانوں کے دستخطوں والا رجسٹر حضور کی خدمت میں دستخط کے لئے پیش کروں۔ حضور نے مسکرا کر اجازت دیدی تو پرنس صاحب نے دستخط کے لئے Visitors Book پیش کی جس پر حضور نے دستخط ثبت فرمائے۔

تین بجے حضور فری ٹاؤن کے لئے روانہ ہوئے۔ گرمی اور حبس اپنے جوبن پر تھا۔ واپسی کا سفر کافی تیز رفتاری سے ہوا۔ حضور نے چائے راستے میں سڑک کے کنارے نوش فرمائی اور سات بجے شام فری ٹاؤن پہنچ گئے۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر اور مکرم پرنسپل محمد نذیر احمد صاحب کی درخواست اور خواہش تھی کہ ایک عمارت جو جماعت کو سیرالیون میں فری ٹاؤن سے چند میل پر ملی ہے اگر ہو سکے تو حضور اس جگہ کو ملاحظہ فرمائیں لیکن وقت اتنا تنگ تھا کہ اگر حضور وہاں تشریف لے جاتے تو راستہ خراب ہونے کی وجہ سے واپسی میں بہت دیر ہو جاتی اس لئے حضور نے رکنا مناسب نہ خیال فرمایا۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کو چونکہ واپس لنڈن پہنچنا تھا اس لئے وہ بارہ کی شام بو سے ہوائی جہاز کے ذریعہ قافلے سے بہت پہلے فری ٹاؤن پہنچ گئے تھے۔ مکرم مسٹری فضل دین صاحب اور حسنا تورے صاحب۔ لطیف احمد حمیمت صاحب خالد بشیر صاحب رات کو دیر سے پہنچے حسنا تورے بھی عجیب و غریب شخصیت کے مالک ہیں۔ مخلص احمدی نوجوان ہیں۔ کھانے میں ماہر۔ کھانا بھی ہر قسم کا پکا لیتے ہیں۔ اور منٹوں میں پکا لیتے ہیں۔ حضور کو یہ نوجوان بہت پسند آیا۔ جتنے دن فری ٹاؤن اور بو میں رہے چاروں طرف سے پیار سے حسنا حسنا کی آوازیں آیا کرتیں۔ ہر روز اس سے یہی مطالبہ ہوتا کہ حسنا پاکستان کب آؤ گے۔؟ یہ مسکرا کر کہتا کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لے جائیں گے چلا جاؤں گا۔

آج شام مولوی عبدالکریم صاحب بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن واپس تشریف لے گئے۔

---

۱۲ مئی ۱۹۷۰ء

آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ صبح میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک جگہ پر کھڑا ہوں اور ایک شخص نہایت خوش الحانی سے ایاک نعبد وایاک نستعین پڑھ رہا ہے۔

ایک خواب جو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے ۸ کو دیکھی۔ اس کا ذکر بھی مناسب ہوگا۔ آپ کے خواب کے متعلق حضور نے فرمایا کہ منذر خواب ہے اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے۔

کئی روز سے حضور کو بال ترشوانے کی فرصت نہیں مل سکی تھی۔ آج صبح حضور نے بال ترشوائے۔ اور احباب سے ملاقات فرمائی۔ احباب نے حضور کے ساتھ کھڑے ہو کر تصویریں بھی کھچوائیں۔

آج سیرالیون کی وزارت میں کچھ ردو بدل کیا گیا ہے۔ مسٹر کمارا حکومت کے وزیر مقرر کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس یعنی ہل لاج جس میں حضور کا قیام ہے اس کی نگرانی اور انتظام مسٹر کمارا کی بیگم صاحبہ مسز کمارا کے سپرد ہے۔ مسز کمارا نے دن رات نہایت محنت اور اخلاص سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت کی۔ مسٹر کمارا اس سے پہلے ممبر پارلیمنٹ تھے۔ مسز کمارا پر اس بات کا گہرا اثر تھا کہ حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور حضور کی خدمت کی برکت سے ان کے خاوند کو یہ اعزاز ملا ہے احمدیت اور اسلام کے متعلق بھی ان کو دلچسپی پیدا ہوئی اور جب موقع ملتا سوالات پوچھتی رہتیں۔

آج نو۔ بجے بو اور جورو کے سکولوں کے اساتذہ جن میں اکثر ٹی آئی کالج ربوہ کے اولڈ بوائز ہیں پہنچ گئے۔ ان میں سے

بعض لاری کے ذریعے آدھی رات پہنچے

بعض مخلص دوستوں کا ذکر

کس کس کا ذکر کیا جائے سب نے اس اخلاص سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے سلسلے میں اپنی ڈیوٹی اس رنگ میں سرانجام دی کہ بے اختیار سب کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ان کے اخلاص اور محبت کا یہ عالم تھا کہ ہم خدام کے لئے بھی جو قافلہ کے ممبر تھے اپنا آرام ترک کر دیا۔ دن رات اس تاک میں رہتے کہ چھوٹی سے چھوٹی ضرورت بھی فوراً پوری کر دیں۔

فری ٹاؤن میں پرنسپل محمد نذیر احمد صاحب مظفر اختر صاحب۔ رشید اختر صاحب۔ عبدالرشید غوری صاحب۔ طاہر احمد صاحب۔ مبارک نذیر صاحب۔ شیخ لطیف صاحب ہر وقت لاج میں رہتے تھے اور اپنے آقا کے گرد پروانوں کی طرح گھومتے نظر آتے۔ بو۔ باجے بو اور جورو سے پرنسپل انور حسن صاحب۔ پرنسپل مبارک احمد نذیر صاحب۔ پرنسپل بشیر اختر صاحب لطیف احمد جھمٹ صاحب۔ خالد بشیر صاحب ہادی مونس صاحب۔ شیخ لطیف صاحب اور ان کے ساتھی نہ صرف بو میں اپنے طلبار سمیت انتظامات میں ہمہ تن مصروف رہے بلکہ فری ٹاؤن میں بھی حضور کی تشریف آوری کے موقع پر، قیام کے دوران اور روانگی کے وقت حضور کی خدمت میں ہمہ وقت حاضر رہے۔ دن رات ڈیوٹیاں دیں اور اس میں راحت محسوس کی۔ طاہر احمد صاحب نے فری ٹاؤن میں باوجود اپنی اہلیہ کی شدید علالت کے خاکسار کا ہاتھ بٹایا۔ اسی طرح بو سے عزیزم لطف الرحمٰن صاحب محمود۔ باجے بو سے عزیزم لطیف احمد صاحب جھمٹ اور جورو سے عزیزم مبارک نذیر صاحب نے خاکسار کو رپورٹ کے لئے قیمتی نوٹس مہیا فرمائے اسی طرح اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب اہلیہ صاحبہ مظفر احمد اختر صاحب۔ اہلیہ صاحبہ مکرم عبدالرشید صاحب غوری۔ اہلیہ صاحبہ طاہر احمد صاحب فری ٹاؤن میں دن رات کھانا پکاتے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں ہمہ تن مشغول رہیں۔ مکرم و محترم مولانا محمد صدیق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون۔ مکرم و محترم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کے دوران خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

۱۲ ؍ شام۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایکٹنگ گورنر جنرل صاحب سیرالیون کے اعزاز میں رات کے کھانے کی دعوت دی جس میں گورنر جنرل صاحب کے علاوہ سفیر کبیر نائیجیریا سفیر کبیر لبنان۔ سفیر کبیر لائبیریا۔ مسٹر ابراہیم نفی سابق وزیر سیرالیون۔ کیتھولک بشپ آف سیرالیون۔ مسلم کانگریس اور آرچ بشپ ویسٹ افریقہ کے نمائندے شامل ہوئے۔

۱۳ ؍ مئی۔ آج نماز فجر حضور نے مسجد میں ادا فرمائی۔ مسجد شہر کے سب سے گنجان آباد حصے میں ہے۔ دن کو اتنا ٹریفک ہوتا ہے کہ بعض دفعہ گھنٹوں راستہ رکا رہتا ہے اس لئے دوپہر اور شام کے وقت مسجد میں بروقت آنا جانا یقینی امر نہیں۔ صبح کے وقت ٹریفک بند ہوتا ہے اس لئے آسانی سے مسجد میں پہنچ سکتے ہیں۔ حضور نے ظہر عصر اور مغرب عشا کی نمازیں مشن ہاؤس میں پڑھائیں اور سب احباب سے معانقہ فرمایا۔ نوکروں کو بلا کر بھی حضور نے معانقہ فرمایا۔ بچوں سے پیار کیا اور فرمایا کہ سیرالیون کی جماعت پر بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کا نور اپنے اندر لئے ہوئے لوگوں کے پاس جائیں اور اس نور کو تقسیم کریں۔

پریس کانفرنس

آج صبح ۹½ بجے لاج ہی کے کمیٹی روم میں پریس کانفرنس ہوئی۔ مقامی اخبارات کے علاوہ نیوز ایجنسیوں اور ریڈیو کے نمائندے بھی موجود تھے۔ حضور نے کانفرنس شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا۔ اور سوالات کرنے کی عام دعوت دی

اس سوال کے جواب میں کہ تدفین کے بعد تیسرے ساتویں اور چالیسویں دن کی رسوم کہاں تک جائز ہیں؟ فرمایا اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ سوگ کا مقصد تو مرنے والے کے لئے دعا کرنا ہے۔ اس لئے بغیر دن مقرر کئے ہوئے مرنے والے کے لئے دعا کرنا یا ثواب پہنچانے کی خاطر کوئی کام کرنا جائز ہے۔ چیخنے چلانے کی اجازت نہیں۔

ایک اخبار نویس نے سوال کیا کہ کیتھولک مذہب میں طلاق حرام ہے، اسلام اور احمدیت کا اس کے متعلق کیا موقف ہے؟ فرمایا اب تو کیتھولکس بھی اس عقیدے سے تنگ آ چکے ہیں۔ ہالینڈ میں اس عقیدے کے خلاف زبردست ردعمل کا مظاہرہ ہوا ہے۔ شادی تو ایک قسم کا اندھیرے میں تیر مارنے کے مترادف ہے۔ اگر لگ گیا تو ٹھیک ورنہ کیا ضروری ہے کہ ساری زندگی رو رو کر گزار دی جائے۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اسلام نے برتھ کنٹرول کی بجائے Planned Parent-hood کا نظریہ کے مطابق انتظام کیا ہے اور نہایت لطیف رنگ میں اس مسئلے کو حل کیا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ نومولود کا حق ہے کہ ۲۱ سے ۲۴ ماہ تک ماں بچے کو دودھ پلائے۔ بلکہ اب تو سائنس نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ اگر ماں بچے کو دودھ نہ پلائے تو اس کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ دودھ پلانے کے دوران عورت کو حاملہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس طرح خود بخود ہی دو بچوں کے درمیان تین چار سال کا وقفہ پڑ جاتا ہے بہرحال جسمانی صحت اور معاشی ذمہ داریاں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ انسان اندھا دھند کسی چیز کی تقلید نہ کرے بلکہ خود سوچ بچار سے کام لے۔

سوال ہوا کہ سیرالیون کے مسلمانوں کے نام آپ کا کیا پیغام ہے۔ فرمایا میرا پیغام یہ ہے کہ تمام مسلمان اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کریں۔ صرف منہ سے مسلمان کہلانا کافی نہیں۔

ایک اخبار نویس نے سوال کیا کہ آپ کا دورہ قریب الاختتام ہے کیا آپ اپنے دورے پر مطمئن ہیں؟ فرمایا جو کچھ اس وقت تک ہوا ہے اور جو خدمات جماعت احمدیہ نے اسلام کی اب تک کی ہیں میں ان پر مطمئن ہوں لیکن ابھی بہت کام باقی ہے ہم نے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو ابھی حلقہ بگوش اسلام کرنا ہے۔ اس دورے میں میں نے جس کو بھی اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی اسے حق کی قبولیت پر آمادہ پایا۔ یہ تو ایک مختصر سا دورہ تھا لیکن جو کچھ ہوا مجھے اس پر اطمینان ہے۔ فرمایا احمدیہ مسلم سکولوں اور ان کی لیبارٹریوں کو دیکھ کر مجھے بہت تسلی ہوئی نیز فرمایا کہ ہر کس و ناکس کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کیلئے تعلیم و تعلم کی پوری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں صرف نوشت و خواند کو تعلیم نہیں کہتے۔ ایک ان پڑھ آدمی بھی عالم ہو سکتا ہے ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حروف شناسی اور تعلیم میں بڑا فرق ہے۔

سوال ہوا کیا آپ نے آئندہ کے لئے کوئی منصوبے بنائے ہیں؟

فرمایا۔ ہمارا مقصد حیات تو درحقیقت بنی نوع انسان کی خدمت ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں بہت سے طبی مراکز (میڈیکل سنٹرز) کی ضرورت ہے۔ میری خواہش ہے کہ شہروں کی بجائے اس ملک کے دور افتادہ علاقوں میں ایسے ڈاکٹروں کو بھجواؤں جو عام رجحان کے برعکس دیہات میں کام کرنے کا عہد کریں بے شک اس سلسلے میں ان کو قربانی کرنی پڑے گی۔ لیکن دیہات کے لوگوں کا بھی ویسا ہی حق ہے جیسا شہر کے لوگوں کا۔ اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس ملک کے پسماندہ علاقوں میں اعلیٰ تعلیم کے ادارے بھی کھولنے کا فیصلہ کروں۔ میں نے یہ امور مختلف سربراہان ممالک کے سامنے پیش کئے ہیں اور انہیں بتایا ہے کہ ہم ملک کی مادی دولت میں دلچسپی نہیں رکھتے ہم ایکسپلائٹ exploit کرنے نہیں آئے خدمت کرنے آئے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ پچاس سال کے عرصے میں جماعت کو مغربی افریقہ میں کس قدر کامیابی ہوئی ہے؟ فرمایا صرف گھانا میں آج سے دس سال پہلے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایک لاکھ پینتیس ہزار بالغ احمدی تھے۔ پچھلے دس سال کے عرصے میں تو بہت تعداد بڑھی ہے۔

ایک اخبار نویس نے سوال کیا کہ اس ملک کے مسلمانوں میں کیا کیا خرابیاں ہیں؟ فرمایا۔ مجھ سے یہ پوچھیں کہ کیا کیا خوبیاں ہیں۔

سوال ہوا آپ نے مسجد میں پیسے اکٹھے کرنے (Collection) سے منع فرمایا تھا۔ اس کی کیا وجہ تھی؟

فرمایا۔ میں نے منع نہیں کیا تھا اللہ اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اس کے بدنتائج تو ایک مسجد کے سلسلے میں منظر عام پر آ گئے ہیں یہ مسجد نائیجیریا میں ہے۔ دو غیر از جماعت اماموں نے آپس میں لڑنا شروع کر دیا کیونکہ انہوں نے مسجد کو آمد کا ذریعہ بنا لیا تھا۔ اس طرح مسجد کے دروازے سب پر بند ہو گئے۔ حالانکہ مساجد سب کے لئے کھلی ہیں۔ مسجد کا مالک خدا ہے اس کو تجارت یا دنیا داری کا اڈہ بنانا سخت ناپسندیدہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہم باسکٹ بال اور رونگ میں یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔ ان مقابلوں میں بہت سے کالج شامل ہوتے ہیں۔ ابھی ہماری تعداد بہت کم ہے۔ وقت آتا ہے کہ ہم صرف مغربی افریقہ سے ہی عالمی چیمپئن پیدا کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ روسی اور امریکن اپنی ٹیموں کی ٹریننگ پر بہت خرچ کرتے ہیں۔ اچھی ٹیم بنانے پر بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ وقت بھی خرچ ہوتا ہے۔ ابھی ہمارے پاس وہ ذرائع نہیں جن کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ ہم دنیا کو دکھا دیں کہ ہم اس میدان میں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ بہرحال یہ ضروری ہے کہ روحانی اور ذہنی ترقی کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کی نگہداشت بھی کی جائے

ایک سوال کے جواب میں فرمایا قرآن کریم میں ایسی بہت سی آیات ہیں جن میں مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر ہے۔ مثال کے طور پر قرآن کریم بتایا ہے کہ مسیح موعود

ہی کامل کی طرح ظاہر ہوگا۔ چاند بھی کامل تب بنتا ہے جب وہ سورج سے حاصل کی ہوئی روشنی کو مکمل طور پر منعکس کرتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شمع ہدایت کی روشنی کو کامل طور پر منعکس کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ ایک ہزار سال کی تاریکی کے بعد اب اسلام کا دن دوبارہ طلوع ہوا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کا سورج پچیس سال کے اندر اندر نصف النہار تک پہنچ جائے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت احمدیت کو پھیلنے سے روک نہیں سکتی۔ اگرچہ یہ بات آج بظاہر ناممکن نظر آتی ہے۔ جس طرح فتح مکہ سے ۸ ماہ پہلے تک یہ چیز ناممکن نظر آتی تھی کہ مکہ فتح ہو جائے گا۔

ایک اخبار نویس نے پوچھا کہ کیا آپ قیام سیرالیون کے دوران خوش و خرم رہے؟

فرمایا۔ مجھے یہاں آکر اور آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ آپ کو ماضی میں اپنے جائز حقوق سے محروم رکھا گیا۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا مستقبل بہت شاندار ہے۔ لیکن اس کے لئے آپ کو بہت محنت کرنی ہوگی۔ فرمایا

You will have to climb the tree of destiny to pluck its fruit.

یعنی آپ کو اپنی تقدیر کے شجر پر چڑھ کر اس کا پھل اتارنا ہوگا۔ میری دعا ہے کہ آپ جلد سے جلد اپنے حقوق کو حاصل کرنے کی جد وجہد شروع کر دیں۔

سوال: سیرالیون کے بعد آپ کہاں تشریف لے جائیں گے؟

فرمایا: سیرالیون کے بعد ہیگ (ہالینڈ) جانے کا ارادہ ہے۔ وہاں ہماری جماعت ہے۔ مسجد ہے مشن ہاؤس ہے اور مشنری ہے۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب سے بھی ملاقات ہوگی جو ہیگ میں عالمی عدالت انصاف کے صدر ہیں۔ پھر انگلستان اور اس کے بعد سپین جانے کا خیال ہے۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ محمدؐ اور احمدؐ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں۔ محمد یعنی سب سے زیادہ جس کی تعریف کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بڑھ کر کسی کی تعریف نہیں کی۔ احمد یعنی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی نے اللہ تعالیٰ کی تعریف نہیں کی۔ آپ تسبیح [illegible] احمدیت کے دور میں [illegible] تہذیب کا شروع

ہوا۔ حضور نے شرح وبسط کے ساتھ ثابت فرمایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی صفات کو نہایت حسین طریقے سے بیان فرمایا ہے۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کس طرح درخت کا پتہ اس وقت تک نہیں گرتا جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔ آج اسلام پر احمدیت کا دور اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر کسی نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہیں کی۔ اور اسلام کے لئے محبت سے دنیا کے دل جیتے

ایک سوال کے جواب میں فرمایا تابوت یا تابوت کے بغیر نعش کی تدفین دونوں طرح جائز ہے۔

سوال ہوا کہ ایک مسلمان کتنی شادیاں کر سکتا ہے؟

فرمایا:۔ ہم نے تو ایک ہی شادی کی ہے۔ دراصل اسلام چار بیویوں کی مشروط اجازت دیتا ہے اس کے لئے مجبور نہیں کرتا۔

شادی ایک ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی شخص ان ذمہ داریوں کو نباہے اور اسے فی الواقع ایک سے زیادہ شادیوں کی ضرورت ہو تو وہ شادی کرے۔ ورنہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص کی شادی کے دس برس بعد بھی بچہ پیدا نہیں ہوتا تو بچہ پیدا کرنے کے لئے یا تو پہلی بیوی کو طلاق دے کر نئی شادی کرے۔ یا پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری لے آئے ظاہر ہے کہ دوسرا طریق زیادہ مستحسن ہے۔ اور اسی کی اسلام تعلیم دیتا ہے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ہوائی جہاز میں ایک امریکن سے گفتگو کے دوران پوچھا کہ آپ ہائیڈروجن بم اور ایٹم بم بنا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو انسانیت سے کوئی پیار نہیں۔! کہنے لگا اب امریکہ اور روس میں باہمی افہام و تفہیم ہو رہی ہے

فرمایا میں نے اسے کہا کہ اس افہام و تفہیم کی بنیاد باہمی خوف پر قائم ہے اور اسلام کا نقطۂ نظر اس سے مختلف ہے۔ وہ خوف کی بجائے محبت اور ہمدردی پر اپنے تعلقات استوار کرنے پر زور دیتا ہے۔

پریس کانفرنس ۵۰-۱۰ بجے قبل دوپہر ختم ہوئی۔ کانفرنس کے دوران پریس اور ٹیلیویژن والوں نے فوٹو بھی لئے۔

اخویم طاہر احمد صاحب بتاتے ہیں کہ پریس کانفرنس کے بعد جب حضور ڈرائنگ روم میں تشریف لے گئے تو کانفرنس میں شامل ہونے والوں نے آپس میں بہت تک اور اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک نے کہا کہ یہ بہت عظیم انسان ہیں۔ ایک اور نے کریول زبان میں کہا He sabe plenty یعنی آپ کا علم بہت وسیع ہے۔

سیرالیون کے احمدیوں سے ملاقات

پریس کانفرنس کے بعد سیرالیون کے احمدیوں سے حضور کی ملاقات ہوئی۔ حضور نے بہت سے فوٹو بھی لئے۔ محترم ابراہیم تقی صاحب سابق وزیر سیرالیون حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوپہر کا کھانا یہیں کھایا شام کو آنریبل ایم ایس مصطفےٰ ممبر پارلیمنٹ اور سابق نائب وزیر اعظم۔ اور ڈاکٹر سنگھ پروفیسر سیرالیون یونیورسٹی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔

برادرم ظفر اللہ الیاس صاحب لیگوس (نائیجیریا) سے بذریعہ ہوائی جہاز اس سب کمیٹی کی رپورٹ لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے جو حضور نے منصوبہ

آگے بڑھو

کے سلسلہ میں مقرر فرمائی اور ارشاد فرمایا تھا کہ مغربی افریقہ سے روانہ ہونے سے پہلے پہلے رپورٹ ملنی چاہیئے۔ ظفر اللہ الیاس صاحب یہ خوشخبری بھی لائے کہ گورنمنٹ آف نائیجیریا نے چار احمدیہ مسلم سیکنڈری سکولوں (انٹر کالجوں) کی منظوری دے دی ہے ظفر اللہ الیاس صاحب بے حد خوش ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ نائیجیریا میں سے صرف مجھے یہ موقع ملا کہ مغربی افریقہ سے حضور کی روانگی کے وقت حضور کو الوداع کہہ سکوں۔ محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب بہت اداس تھے اور حضور سے جدائی کے تصور سے غمگین اور خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک مسکراتے ہوئے آئے اور بتایا کہ حضور نے اپنے دستخط سے سفر کا ایک فوٹو دینے کا وعدہ فرمایا ہے

کل صبح ۵ بجے ۱۴ روانگی ہے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر حنیف گگا صاحب۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر۔ مکرم مستری فضل دین صاحب اور تمام اساتذہ اور احباب اداس اداس پھر رہے ہیں۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کہنے لگے کہ جس طرح جلسہ سالانہ ختم ہونے پر مہمانوں کے چلے جانے کے بعد ربوہ میں اداسی چھا جاتی ہے۔ اس سے ہزاروں گنا اداسی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لے جانے کے بعد محسوس ہوگی۔ لیکن سب احباب کو اس بات کا یقین تھا اور اس پر خوشی تھی کہ حضور کی تشریف آوری سے وہ کام ہوگیا جو سینکڑوں مبلغ کئی سالوں میں نہ کر سکتے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی رہی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت مرزا مبارک احمد بھی اللہ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ حضور اپنی پیاری جماعت کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔

تصحیح

۱۔ گزشتہ رپورٹوں کی دو غلطیوں کی تصحیح ضروری ہے۔ اول تو یہ کہ لیگوس (نائیجیریا) میں جسٹس بکری صاحب کی دعوت شام کو نہیں دوپہر کو تھی۔ غلطی سے شام کو لکھا گیا تھا

۲۔ بی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے سالانہ امتحان نتیجہ فارم میں اسلامیات میں اول آنے والے طالب علم کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم وظیفہ دینا منظور فرمایا تھا۔ رپورٹ سے مفہوم یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس مقابلے میں دوسرے احمدیہ سیکنڈری سکول بھی شامل ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ وظیفہ صرف فری ٹاؤن کے سکول میں سے اور اسلامیات میں اول آنے والے طالبعلم کو ایک سال کے لئے ملے گا

❖ ❖ ❖

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا اکلوتا بچہ عزیزم سید ناصر احمد سلمہا نے ہائر سیکنڈری کا فائنل امتحان دیا ہے اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے۔ نیز میری اہلیہ ناصرہ خاتون صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے ڈاکٹروں نے جواب دیدیا ہے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار سید احتشام الدین۔ سونگڑہ

۲۔ میری چھوٹی بہن امتہ المجیب بہت سخت بیمار ہے۔ نیز میری دو خالہ زاد بہنیں دماغی عارضہ سے بیمار ہیں ان سب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار طہیر احمد خادم ابن مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش

۳۔ میرے ایک غیر احمدی دوست مسٹر محمود دین صاحب ورنگل نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کے والد صاحب سخت بیمار ہیں اور C.M.C ہسپتال میں داخل ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۔ میں اپنے تجارتی کاروبار کی بہتری کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں

خاکسار عبد المجید انصاری حیدر آباد

"آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہ دسمبر ۱۹۶۹ء میں بمبئی میں منعقدہ I.C.C. کانفرنس میں جماعت احمدیہ بمبئی کے زیرِ اہتمام وسیع پیمانہ پر احمدیہ لٹریچر تقسیم کئے گئے تھے۔ علاوہ اور لٹریچر کے ہزاروں کی تعداد میں Latest finding about Jesus Christ یعنی یسوع مسیح کے بارہ میں جدید انکشافات اور Jesus did not die on cross یعنی یسوع صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے گئے تھے۔ اس سے عیسائی حلقوں میں ایک کھلبلی مچ گئی۔ چنانچہ دو عیسائی ورکروں نے الحق بلڈنگ میں آکر ایک دفعہ دھمکی بھی دی کہ اگر اس قسم کے لٹریچر تقسیم کئے گئے تو ہم مشن ہاؤس پر حملہ کریں گے اور تمام کتابوں کے ذخائر کو آگ لگا دیں گے وغیرہ

لیکن اب یسوع مسیح کا صلیبی واقعہ علمی حلقہ میں ایک موضوعِ بحث بن گیا ہے۔ چنانچہ Indian Express Sunday Standard وغیرہ بمبئی کے کثیر الاشاعت انگریزی اخبارات میں اس موضوع پر مختلف مضامین اور خبریں آتی رہیں۔ اسی سلسلہ میں بمبئی کے ایک کثیر الاشاعت مراٹھی اخبار "لوک ستا" लोकसत्ता کے مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء کے پرچہ میں جو تحقیقی مضمون شائع ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بمبئی

کیا یسوع مسیح صلیب پر مرے نہیں تھے؟

سنت تکارام کے ماننے والوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو وارکری (वारकरी) کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ مہاراشٹر میں رہتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ سنت تکارام مرے ہی نہیں بلکہ جسم عنصری کے ساتھ واکنٹھ گئے تھے۔ ان کو لے جانے کے لئے خلائی رتھ اتر آیا تھا۔ اس عقیدے پر انہیں پکا یقین ہے۔

اسی طرح ہر ایک مذہب میں کچھ اس قسم کے عقاید پائے جاتے ہیں جنہیں ماننے کے لئے تامل ہوتا ہے۔ لیکن ہزاروں لوگ اس قسم کے عقاید مانتے ہی آئے ہیں۔

یسوع مسیح کا صلیب پر مرجانا اور اس کے بعد دوبارہ جی اٹھنا بھی اسی قسم کا عقیدہ ہے جو عیسائیت کی بنیاد ہے۔ یعنی عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یسوع مسیح کو صلیب پر لٹکانے کے کچھ دیر بعد فوت ہوگئے۔ اس کے بعد ان کا جسم صلیب سے نیچے اتار کر ایک کفن میں لپیٹا گیا۔ اور قبر میں رکھ دیا گیا۔ لیکن جس قبر میں ان کا جسم رکھا گیا تھا دو دن کے بعد لوگوں نے اسے خالی پایا۔ یعنی اس میں ان کا جسم نہیں تھا صرف وہاں پر کفن کا کپڑا پڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد چالیس دنوں میں دس مرتبہ یسوع مسیح مختلف جگہوں پر اور مختلف لوگوں میں ظاہر ہوتے رہے اس کے نتیجہ میں لوگوں میں یہ عقیدہ پھیل گیا کہ فوت شدہ یسوع دوبارہ زندہ ہوگئے

یسوع مسیح مرے ہی نہ تھے

عیسائیوں کا یہ کہنا ہے کہ یسوع مسیح نے اپنی وفات سے قبل یہ پیشگوئی کی تھی کہ میں دوبارہ زندہ ہوں گا۔ اس کے ثبوت کے طور پر وہ لوگ مندرجہ ذیل آیات پیش کرتے ہیں۔ یوحنا باب ۲ آیت ۱۹ تا ۲۱ باب ۱۰ آیت ۱۷ و ۱۸

اسی طرح متی باب ۱۶ آیت ۲۱۔ باب ۱۷ آیت ۲۲-۲۳۔ باب ۲۰ آیت ۱۷ تا ۱۹۔ اور ان آیات کی روشنی میں بتاتے ہیں کہ فوت شدہ یسوع دوبارہ زندہ ہوگئے تھے۔

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ یسوع مسیح نے ہی صرف مذہب کی خاطر اپنی جان دے دی تھی ہزاروں سال سے اس عقیدے کو اپنائے ہوئے ہیں کہ قبر خالی تھی اور وہاں صرف کفن ہی پڑا ہوا تھا یسوع مسیح دوبارہ زندہ ہوگئے تھے۔ اس بات کا وہ انکار نہیں کرسکتے کہ یسوع مسیح صلیب پر مرے نہیں تھے۔ اس صورت میں دوبارہ زندہ کئے جانے کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟

ایک بین الاقوامی ادارہ The International Foundation for the holy shroud کے نام سے قائم ہوا ہے جو یہ تحقیقات کر رہا ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے۔

وہ کفن جس میں یسوع مسیح کے جسم کو لپیٹا گیا تھا عیسائی عقیدے کے رُو سے مقدس ہے اور اس کو بڑی حفاظت سے رکھا گیا ہے۔ پوپ نے بھی یہ تصدیق کی ہے کہ یہ کفن جس پر تحقیقات ہو رہی ہے اصل کفن ہے۔ ۱۶ تا ۱۸ جون ۱۹۶۹ء میں ویٹیکن Vatican میں سائنسدانوں کی ایک خفیہ کمیٹی نے بہت کوشش اور تحقیقات کر کے متفقہ طور پر یہ رائے قائم کی ہے

The Holy shroud is the actual shroud of our Lord Jesus Christ

یعنی یہ مقدس کپڑا یسوع مسیح کا حقیقی کفن ہے اس کمیٹی کا کہنا ہے کہ اس کفن کے بارہ میں تحقیقات کر کے جو نتیجہ نکالا گیا ہے اس کو مان لینا چاہئے لیکن ویٹیکن کے عیسائی علماء اس کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ اگر اس کمیٹی کے فیصلہ کو تسلیم کیا جائے تو یسوع مسیح کی صلیبی موت اور دوبارہ زندہ ہونا وغیرہ عقیدے باطل ثابت ہو جائیں گے "مقدس کفن" کمیٹی کے پروفیسر کرٹ برنا نے یہ ثابت کیا ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر مرے نہیں لیکن **مشابہ بالمقتول** ہوگئے تھے یعنی بے ہوش تھے۔ کچھ دیر بعد ہوش میں آکر وہاں سے **کہیں چلے گئے**

یہ کفن جس پر پروفیسر کرٹ برنا نے تحقیقات کی ہیں اس وقت ٹیورن (اٹلی) کے Cathedral میں چاندی کے ایک صندوق میں رکھا ہوا ہے۔ یہ چادر ۴.۳۶ میٹر لمبی ہے اور ۱.۱۰ میٹر چوڑی ہے۔ اور اب بھی اچھی حالت میں ہے۔

اس تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۵۰۳ء میں اسے پیٹرول کے ذریعہ صاف کیا گیا تھا تاکہ دیمک نہ لگ جائے۔

یہ کفن دو دفعہ آگ میں جلنے والا تھا لیکن خوش قسمتی سے اس کو بچا لیا گیا۔ پچھلے ایک سو سال میں پانچ دفعہ اس صندوق کو کھولا گیا تھا۔ پہلی دفعہ ۱۸۹۸ء میں Victoria Immanuel III کی شادی کے موقع پر اور ۱۹۳۰ء میں امبرٹو کی شادی کے وقت اور اس کے بعد ۱۹۳۳ء میں کرسمس میں تین ہفتوں کے لئے کھول کر رکھ دیا گیا تھا۔ اس وقت ہزاروں لوگوں نے اس کی زیارت کی۔ اسی طرح اٹلی نے جب عالمی جنگ میں حصہ لیا اس وقت جنوبی اٹلی میں Monte Vergine کے ایک گرجا میں اس کو چھپا کر رکھا گیا تھا۔ جنگ کے اختتام پر ۱۹۴۶ء میں اس صندوق کو پہلے مقام پر لے آیا گیا اس وقت ... نے یہ صندوق پھر کھول دیا۔ اس وقت ... کھولا گیا تھا کہ تا یہ دیکھا جائے کہ کفن محفوظ ہے یا نہیں۔

چوتھی دفعہ اس وقت کھولا گیا جبکہ پروفیسر کرٹ برنا کی سرکردگی میں مقدس کفن کمیٹی نے تحقیقات شروع کی تھیں

خون کے دھبے

اس مقدس کفن کو مذہبی نقطۂ نگاہ سے جتنی اہمیت ہے اتنی ہی سائنسی لحاظ سے بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کفن پر یسوع مسیح کے پورے جسم کا عکس موجود ہے۔ اور ان کے جسم کے خون کے دھبے بھی اس پر لگے ہوئے ہیں۔ اس کفن میں یسوع مسیح کا جسم اس وقت لپیٹا گیا تھا جب کہ آپ کو صلیب پر سے نیچے اتارا گیا تھا اور جہاں جہاں آپ کے جسم پر میخ ٹھونکی گئی تھی (...) اس کے نشان بھی لگے ہوئے تھے

یسوع مسیح کے جسم پر کیلیں ٹھونکنے کی وجہ سے جہاں جہاں زخم لگے تھے اس کی تفصیل عہد نامہ جدید (بائیبل) میں درج ہے۔ اس کے حوالوں سے پروفیسر برنا نے یہ ثابت کیا ہے کہ جب تک انسان زندہ رہے گا خون کا دورہ اس کے جسم میں جاری رہتا ہے اور اگر اس کے جسم میں زخم آجائے تو خون باہر نکل آتا ہے۔ اس کے برعکس ایک مردہ جسم پر جتنی بھی ضرب پڑے یا زخم لگے خون باہر نہیں نکل سکتا۔ یہ ایک سائنسی ثبوت ہے۔ جب یسوع مسیح کو صلیب پر سے اتارا گیا تھا تو اس وقت ان کے بدن پر جہاں جہاں زخم لگے تھے وہاں سے خون باہر نکل آیا تھا اور اس کفن پر جس میں ان کو لپیٹا گیا تھا خون کے نشانات جذب ہو رہے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب یسوع مسیح کو صلیب پر سے اتارا گیا تھا تو اس وقت وہ فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ زندہ تھے۔ ان کا دل کام کر رہا تھا اور خون کا دورہ جسم میں باقاعدہ موجود تھا۔ صلیب پر سے اتارتے وقت جب کیل نکال رہے تھے تو ان زخموں سے خون زیادہ بہہ کر نکل آیا تھا۔ اگر یسوع مسیح واقعی فوت ہو چکے تھے تو اس طرح خون کا بہہ کر نکل آنا محال تھا۔ اور نہ ہی اس طرح کفن کی چادر پر دھبے لگ سکتے تھے۔

بائیبل میں لکھا ہے کہ جب یسوع مسیح کے پہلو پر بھالا مارا گیا تھا تو اس وقت اس میں سے خون اور پانی بہہ نکلے تھے۔ لیکن ڈاکٹروں کی رائے یہ ہے کہ اس طرح خون کا نکلنا ممکن نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خون کے پانی میں تبدیل ہونے کے لئے کم از کم چھ گھنٹے وقت درکار ہے۔ یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھانے سے آدھ گھنٹہ کے اندر اندر ان کے پہلو پر بھالا مارا گیا تھا۔ اس وقت خون کے ساتھ جو پانی نکلا تھا وہ ان کے پھیپھڑے سے نکلا ہوگا۔

صلیب پر فوراً آدمی کو موت نہیں آتی ایک شخص کو صلیب کی سزا اس لئے دی جاتی ہے کہ وہ ... اور بہت دیر تک

تکلیف اٹھا کر مرے۔ یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھایا تو گیا تھا لیکن اس پر مرے نہیں تھے۔ البتہ جب ان کو صلیب پر سے اتارا گیا تھا تو ان پر بیہوشی طاری تھی اور اس وقت ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا اس کے بعد کیا ہوا؟ مرنا؟ اس کا جواب ایک برطانوی سائنسدان Mr. [illegible] R[illegible] نے اپنی کتاب Inquest of Jesus میں دیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ یسوع مسیح کی موت یہودی اور نصاریٰ کے درمیان باعث نزاع بنی ہوئی ہے۔ نصاریٰ سمجھتے ہیں کہ یہودیوں نے یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھا کر مار ڈالا تھا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یسوع مسیح صلیب پر مرے ہی نہ تھے تو تمام تنازعہ ختم ہو جائے۔

عہد نامہ قدیم Old Testament میں یسوع مسیح کی صلیبی موت کے متعلق کوئی ذکر نہیں۔ لیکن عہد نامہ جدید میں یسوع مسیح کی موت کے بارہ میں جھوٹی باتیں لکھی گئی ہیں۔ یسوع مسیح کے جی اٹھنے کو ثابت کرنے کے لئے یہ سب جھوٹی باتیں عہد نامہ میں تحریر کی گئی ہیں۔ حالانکہ یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ جس وقت ان کو صلیب پر سے اتارا گیا تھا تو وہ صرف بیہوش تھے ان کا علاج کیا گیا اور کسی اور کا لباس ان کو پہنایا گیا۔ اس کے بعد انہیں ایک محفوظ جگہ پہنچایا گیا۔ ان کے قبر میں سے جی اٹھنے کی بات بعد میں گھڑی گئی تھی۔ تاکہ یسوع مسیح کے بارے میں لوگوں میں عقیدت پیدا ہو۔ یسوع مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے کا پروپیگنڈا اس وقت عیسائیوں کے لئے فائدہ مند ہوتا تھا۔

آجکل جو سائنسی تحقیقات ہو رہی ہیں ان پر ساری دنیا کے عیسائیوں کی نگاہ مرکوز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ان کے عقیدے کی بنیاد ہے اور تمام یہودی بھی ان تحقیقات پر نگاہ لگائے ہوئے ہیں کیونکہ یسوع مسیح کی صلیبی موت کا الزام یہودیوں پر لگایا جاتا ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے تو یہودیوں کو اس الزام سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

اس کفن پر کی جانے والی تحقیقات سے یہ تمام باتیں ثابت ہوتی ہیں لیکن عقیدے کے آگے یہ تمام باتیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں اس لئے یسوع مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے کے عقیدے کو ختم کرنے والی ان تحقیقات کو عیسائی قبول نہیں کرتے۔ پروفیسر ہرتا کہتے ہیں کہ یہ سیدھا سادہ اور ثابت شدہ ثبوت ہے کہ حضرت یسوع مسیح صلیب پر سے زندہ اتارے گئے تھے۔ یہ بات بہرحال دنیا کو ماننے پر مجبور ہونا پڑے گا !!!

اُذکروا موتاکم بالخیر

مُحترم سیّد محمد یُوسف صاحب بھاگلپُوری مرحوم

محترم ڈاکٹر سید محمد یونس صاحب ایم بی۔ بی۔ ایس صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور کے والد محترم سید محمد یوسف صاحب ریٹائرڈ ایگریکلچر آفیسر ۱۵ ر شہادت ۱۳۴۹ ہش (۱۵ ر اپریل ۱۹۷۰ء) کو اپنے مکان موسومہ "احمدیہ بلڈنگ" بھاگلپور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

مرحوم کی وفات دل کے حملہ سے ہوئی۔ ایک عرصہ سے عوارض قلب میں مبتلا تھے بستر سال عمر پائی۔ بھاگلپور کی جماعت کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ صوبہ بہار کے سب سے پہلے احمدی اور صحابی بھاگلپور کے ہی تھے یعنی حضرت مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مرحوم کے ماموں تھے۔ بھاگلپور کے پرانے احمدیوں سے معلوم ہوا ہے کہ مرحوم ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے تھے۔ میٹرک تک کی تعلیم قادیان دارالامان میں حاصل کی۔ اس دور کے ایمان افروز واقعات اور بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے درس القرآن کا تذکرہ بھی نہایت ایمان افروز انداز میں فرمایا کرتے تھے۔ قادیان سے واپسی کے بعد مرحوم نے سبور (بھاگلپور) میں ایگریکلچر کی تعلیم حاصل کی۔ اور گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کر لی۔

مرحوم نہایت مضبوط قلب وجسم کے آدمی تھے۔ بڑے قوی اور بہادر۔ جس دور میں آپ ملازمت میں تھے اس وقت احمدیت کی مخالفت اپنے جوبن پر تھی۔ مختلف مقامات پر متعین رہے اور مبلغین سلسلہ کی آمد ورفت اور قیام آپ کے پاس رہا کرتا تھا۔ بڑے اچھے مہمان نواز تھے۔

آپ مخالفت سے کبھی نہ گھبراتے تھے ایک مرتبہ حضرت مولوی عبدالغفور صاحب رضی اللہ عنہ کا محاصرہ مخالفین نے کر لیا اور سخت خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس علاقہ میں کوئی اور احمدی بھی نہیں تھے۔ یہ بہار شریف کے علاقہ کا واقعہ ہے۔ مرحوم اسی علاقہ میں بسلسلۂ ملازمت متعین تھے۔ اطلاع پا کر تن تنہا اٹھ کھڑے ہوئے اور مولوی صاحب موصوف کو نہایت جرأت کے ساتھ محاصرہ توڑ کر لانے میں کامیاب ہو گئے

ایک مرتبہ مکرم مولوی بشیر الدین احمد صاحب بھاگلپور تبلیغی گفتگو کے دوران مخالفین میں گھر گئے۔ سخت اشتعال اور جانی خطرہ پیدا ہو گیا۔ مرحوم اس موقع پر بھی مردانہ وار آگے بڑھے اور گھیراؤ توڑ کر مولوی بشیر الدین احمد صاحب کو اٹھا کر اس تیزی سے باہر نکل آئے کہ مخالفین دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے مرحوم اکثر یہ جملہ استعمال فرمایا کرتے تھے کہ احمدی جھوٹ نہیں بولتا اور جو جھوٹ بولتا ہے وہ احمدی نہیں ہوتا۔ بغض وکینہ سے ہمیشہ دور رہتے تھے اور عفو ودرگذر کا مادہ بہت زیادہ تھا بعض لوگوں کی جانب سے زندگی میں مرحوم کو بہت زیادہ مالی نقصان پہنچا لیکن وقت آنے پر ایسے لوگوں کے ساتھ بھی مرحوم حسن سلوک اور احسان کا برتاؤ کیا۔ اور جتلایا تک نہیں۔ ایک قریبی رشتہ دار کو مرحوم سے کچھ رنجش پیدا ہو گئی خاکسار نے مصالحت کی غرض سے تحریک کی کہ آپ ایک مرتبہ میرے ساتھ ان کے مکان پر تشریف لے جائیں تو ان شاء اللہ رنجش دور ہو جائے گی۔ مرحوم بغیر کسی عذر کے تیار ہو گئے اور بڑی آسانی سے شکر رنجی دور ہو گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت وملاقات کی خواہش وتڑپ کی بناء پر دو سال قبل بیماری کے باوجود پاسپورٹ بنوایا۔ بڑی کوشش اور جد وجہد کے باوجود ویزا نہ مل سکا اور فیروز پور بارڈر پر پہنچ کر واپس آنا پڑا اور زیارت وملاقات کی تڑپ مرحوم کے دل پر آخری دم تک اپنا اثر کرتی رہی۔ محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب نے بتایا کہ وفات کے روز بھی صبح کے وقت فرمایا کہ حضور سے شرف ملاقات کی بہت خواہش تھی مگر ویزانہ ملا اور یہ تمنا دل ہی میں رہ گئی۔

مرحوم بہت مہمان نواز تھے اور مہمانوں کے آرام کا بہت خیال رکھتے خاکسار جب کبھی بھاگلپور جاتا مرحوم کے دولتکدہ پر قیام رہتا۔ چند سال قبل حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع خاندان مقدس بہار کے دورہ پر تشریف لائے تو مرحوم کے مکان پر قیام فرمایا مرحوم یہ دیکھ کر پھولے نہ سماتے تھے کہ خاندان مقدس کے افراد ان کے مہمان ہیں اور مہمان نوازی کے فرائض خوشی اور مسرت سے انجام دئے۔

مرحوم اکثر خوش الحانی سے درثمین کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔ بڑے جفاکش اور محنتی تھے۔ محکمہ زراعت سے پنشن پانے کے بعد اپنی زمین واقع کٹیہار کی دیکھ بھال خود کیا کرتے تھے۔ تین سال قبل بہار میں شدید قحط پڑا۔ اس وقت بھی آپ کی فصل بہت عمدہ تھی جبکہ چاروں طرف خالی کھیت تھے۔ گزشتہ سال اچھی فصل کی وجہ سے اول انعام بھی حاصل کیا

خدمت خلق اور امداد غرباء کا بھی بے پناہ جذبہ رکھتے تھے اور اکثر دوائیں پاس رکھا کرتے اور دیہات کے غرباء میں مفت تقسیم کرتے مرحوم کا ایک ملازم سراج ہے اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں شدید بیمار ہوا سب رشتہ داروں نے منہ موڑ لیا۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے بس جب بھی مرحوم کے پاس پہنچا انہوں نے میری امداد کی۔ بیماری لمبی ہو گئی تو میرا ڈاکٹری علاج بھاگلپور لا کر کروایا۔ اور صحتیاب ہونے پر مجھے اپنے پاس ملازم رکھ لیا

جماعت بھاگلپور نے جب مسجد احمدیہ کی تعمیر کا پروگرام بنایا تو یہ مسجد مرحوم کی زیر نگرانی تعمیر ہوئی

مرحوم نے اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت عمدہ پیمانے پر کی اور بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی۔ چنانچہ مرحوم کے تینوں فرزند معزز روزگار پر ہیں۔ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب ایم بی بی ایس ہیں۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب انجینئر ہیں اور مکرم محمد ابراہیم صاحب ایم اے ایل ایل بی ہیں۔ اور بنک کے اعلیٰ افسر ہیں۔

ڈاکٹر محمد یونس صاحب جو بھاگلپور میں ہیں مقامی جماعت کے صدر ہیں اور مخلص احمدی ہیں ان کی پریکٹس بہت اعلیٰ پیمانے پر چل رہی ہے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے والد مرحوم کی آخری بیماری میں بہت خدمت کی۔ خود بھی علاج کیا اور شہر کے متعدد ڈاکٹروں سے بھی مشورہ اور معائنہ کرواتے رہے مگر وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا۔

مرحوم کی دونوں بڑی بیٹیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ بڑے داماد سید خورشید عالم صاحب مجسٹریٹ وضلع سپلائی افسر ہیں اور چھوٹے سید مسعود عالم صاحب بی ڈی او سہسرام ہیں

مرحوم موصی تھے۔ فی الحال انہیں مسجد احمدیہ بھاگلپور کے قریب امانتاً دفن کیا گیا ہے اور دسمبر میں ان شاء اللہ ان کی نعش قادیان پہنچائی جائے گی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار عبدالحق فضل
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

احمدی خواتین کی ذمہ داریاں

بقیہ صفحہ ۲

اپنے گھر کے ماحول کو دینی ماحول بنائے رکھیں۔ مثلاً یہی کہ خود نمازوں کی پابند ہوں گھر میں التزام کے ساتھ خود قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا شغف رکھنے والیاں ہوں۔ اپنے ننھے بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور دینی کتب پڑھاتی رہیں۔ خالی اوقات میں انہیں دینی باتیں سُنایا کریں۔ جب بھی موقع ملے ان کے کان میں اسلامی تعلیم کی کوئی بات ڈالتی رہیں اس سے وہ ماحول بن جاتا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے۔

مدرسہ احمدیہ میں ہر سال ہی بیرونجات سے آکر بچے داخلہ لیتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے ایک بہت بڑی کمی دیکھنے میں آرہی ہے۔ ہماری شدید خواہش ہے کہ احباب جماعت بالخصوص ہماری بہنیں، ہماری بیٹیاں اس کی طرف توجہ دیں۔ مدرسہ میں مڈل پاس طالب علم داخل کئے جاتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بچہ کی عمر جب وہ ہمارے پاس آتا ہے تو ۱۴ سال سے متجاوز ہی ہوتا ہے۔ ایسی عمر میں بچہ کم سے کم قرآن کریم ناظرہ تو ضرور عمدگی سے پڑھ سکتا ہو۔ لیکن اس وقت جو صورت ہمارے سامنے آنے لگی ہے وہ اس کے مطابق نہیں۔ یہ ایک بڑی خامی ہے۔ جس پر جماعت کو اجتماعی طور پر اور ہر گھرانے کو انفرادی رنگ میں قابو پانے کی کوشش کرنی چاہیئے کس قدر دُکھ کی بات ہے کہ بچے کی اس ابتدائی دینی تعلیم کی کمی کے باعث اس کی عمر عزیز کا کم سے کم ایک سال صرف اس کمی کو پُورا کرنے میں لگ جاتا ہے۔ اگر مائیں اس بات کی طرف دھیان دیں تو مڈل کی سکولی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہی اپنے گھر میں بچہ بڑی سہولت اور آسانی کے ساتھ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح کوشش کی جائے کہ اُردو کی تعلیم بھی دی جائے۔ کیونکہ اُردو میں ہمارے پاس دینی معلومات کا بڑا ذخیرہ ہے۔ اس سے اسی صورت میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اگر اُسے ابتدائی طور پر اُردو سے واقفیت ہو۔

بہرحال یہ تو چند ایسی باتیں تھیں جن کی خاص طور پر زیادہ ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بھی عورتوں کے اپنے دائرہ عمل کے لحاظ سے انہیں خود آگے بڑھنے اور اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مفید وجود بنانے کی ضرورت ہے۔ دیندار ماں اپنے بچوں کو بھی دیندار بناتی اور اُن کے اندر دین کی محبت پیدا کرتی ہے۔ یہی مائیں ہیں جن کے پاؤں تلے جنت ہے۔ اور اُن کی اولاد بلاشبہ اس جنت کی وارث بننے والی ہوتی ہے ——!!

بقیہ چار اخباری نمائندوں اور صحافیوں کو بھی سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا جسے انہوں نے بڑے شکریہ سے قبول کیا۔ ان تمام صحافی دوستوں کے نام حسب ذیل ہیں:—

(1) Wilfred Lazarus of Press Trust of India
(2) K.K. Duggal of United News of India Chandigarh.
(3) Sudhakar Bhatt of Press Trust of India
(4) Special Correspondent of "India Express"
(5) M.P. Mishra of "Samachar Bharati"
(6) Jagdish Prashad Chaturvedi of "Aj"

اگلے روز چھ جون کو وزیر اعظم انڈیا کو الوداع کہنے کے لئے Plaisance ائیرپورٹ پر الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر ان صحافیوں سے پھر الوداعی ملاقاتیں کی گئی۔ ان میں سے ایک دوست نے تو خاص طور پر کتابوں کے تحفے کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں اپنی ایک زیر تصنیف کتاب کے لئے اسلام کے بارہ میں بہترین مواد ملا ہے۔ بالخصوص انہوں نے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب "The Prophet of home" اور ایک اور کتاب اغلباً وہ حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا خلاصہ Ahmadiyya Movement ہوگی، کا خاص تذکرہ کیا۔ اور بہت بہت ممنون ہوئے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ ہماری جماعت کے قیام کی غرض ہی مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانا اور صحیح راستہ دکھانا ہے۔ گویا ہم انسانیت کے خادم ہیں الغرض یہ دوست بار بار شکریہ ادا کرتے رہے۔

وزیر اعظم انڈیا کو گارڈ آف آنر کا معائنہ کرنے سے پہلے آخری مرتبہ پھر معززین سے ملوایا گیا۔ اور پھر الوداعی رسوات کے بعد ائیر انڈیا کا ہوائی جہاز شریمتی اندرا گاندھی کو لے کر بمبئی کی طرف روانہ ہوگیا۔

بالآخر احباب جماعت سے خاکسار اپنے لئے اور جماعت احمدیہ ماریشس کے لئے دُعا کی عاجزانہ اور پُر زور درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کی خدمت کے زیادہ سے زیادہ مواقع عطا فرمائے اور دنیا کو قبولِ حق کی توفیق بخشے۔

اللّٰھم آمین

ماریشس میں مسز اندرا گاندھی کو قرآن کریم (ہندی) کا تحفہ

بقیہ صفحہ اوّل

نے گورنر ہاؤس Le Reduit میں حکومت کی طرف سے ترتیب دی ہوئی ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا اس موقعہ پر موصوفہ نے اس سوال کا طویل ترین جواب دیا۔ کہ "کیا ہندوستانی مسلمانوں کو ہندوستان میں پورا آئینی تحفظ حاصل ہے؟" موصوفہ نے بڑے مغموم انداز میں تسلیم کیا کہ بعض شر پسند عناصر کی وجہ سے ہندوستانی مسلمانوں کو بسا اوقات تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

اور یہ کہ حکومت اس مسئلے کو سلجھانے کے لئے غور کر رہی ہے۔ اور واپس جا کر میں اس پر مزید باہمی مشورے سے قابو پانے کی کوشش کرونگی۔ خاکسار جماعت ماریشس کے آرگن Le Message کے ایڈیٹر کی حیثیت سے اس کانفرنس میں شریک ہوا تھا۔ کانفرنس کے اختتام سے چند لمحے قبل خاکسار نے آگے بڑھ کر مسز گاندھی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ خاکسار احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن ماریشس کی طرف سے آپ کی خدمت میں قرآن کریم کا ہندی ترجمہ پیش کرنا چاہتا ہے اور ساتھ ہی WELCOME ADDRESS بھی۔ چنانچہ پہلے خاکسار نے قرآن کریم کے پہلے پارہ کے ہندی ترجمہ کی کاپی جو مختصر تفسیر پر بھی مشتمل ہے۔ پیش کی۔ اور بعدہٗ ایڈریس۔ وزیر اعظم موصوفہ نے یہ چیزیں کھڑے ہو کر بڑے ادب اور عزت و احترام سے وصول کیں اور اُردو میں فرمایا "بہت بہت شکریہ"۔

سرکاری پروگرام کے مطابق وزیر اعظم انڈیا کے اعزاز میں منعقد کی جانے والی تمام تقریبات کے جملہ مناظر ہر روز رات کو ٹیلی ویژن پر پیش کئے جاتے تھے۔ چنانچہ حسب معمول اگلے روز رات کو پریس کانفرنس کے ساتھ قرآن کریم کی پیشکش بھی ٹی۔ وی پر دکھائی گئی۔ الحمد للہ۔

کانفرنس کے اختتام پر خاکسار نے

سُورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنیوالی لجنات اماء اللہ بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کے لئے تمام لجنات کو اطلاع کی گئی تھی۔ ابھی تک صرف ۱۵۳ ممبرات لجنہ اماء اللہ اور ۱۵۱ ممبرات ناصرات الاحمدیہ نے ان آیات کو حفظ کیا ہے۔ رپورٹ درج ذیل ہے:—

لجنہ اماء اللہ قادیان	۸۹	ممبرات
" " " کانپور	۱۶	"
" " " جمشید پور	۲	"
" " " شاہجہانپور	۷	"
" " " پنگال	۱۴	"
" " " شموگہ	۱۵	"
" " " حیدرآباد	۱۰	"
کل تعداد	۱۵۳	"

ناصرات الاحمدیہ قادیان	۱۴۲	ممبرات
" " جمشید پور	۵	"
" " شموگہ	۴	"
کُل تعداد	۱۵۱	"

اس رپورٹ کو دیکھتے ہوئے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ بھارت کی لجنات نے ابھی تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک پر پوری توجہ نہیں دی۔ امید ہے کہ عہدیداران اپنی اپنی لجنہ کی تمام ممبرات اور ناصرات کو سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرواکر جلد از جلد رپورٹ بھجوائیں گی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گی۔

اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق دے اور سب کا حافظ و ناصر رہے آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (قادیان)

ہمارا عظیم الشّان مستقبل
اور
نادہندگانِ لازمی چندہ جات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ احمدیہ کا ہر قدم ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے جبکہ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا کا نظارہ ہم اپنی زندگیوں میں دیکھیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افریقہ میں ورود کے حالات پڑھ کر ہر احمدی کی رُوح خوشی سے اچھلنے لگتی ہے کہ ہماری منزل قریب سے قریب تر ہو رہی ہے۔

ایک طرف ان لوگوں کا جوش و خروش اور قربانی کا جذبہ دیکھیں اور دوسری طرف ان بدقسمت بھائیوں کی حالت کا جائزہ لیں جو روحانیت کے چشمہ کے قریب ہیں مگر پیاسے ہیں۔ اور ان کی رُوح میں ذرا تڑپ پیدا نہیں ہوئی کہ وہ اپنے مولیٰ کی رضا کی خاطر چند پیسوں کی ہی کی قربانی کریں۔ جماعت اور قوم کے ایسے حصہ کی وجہ سے ہی بعض اوقات ترقی رک جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے۔ مگر ہمارا سب کا فرض ہے کہ ہم ان کمزور بھائیوں کی اصلاح کی طرف پوری توجہ دیں۔

چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ایسے طبقہ کی اصلاح مندرجہ ذیل رنگ میں کی جانی ضروری ہے ——— !!

(۱) الف۔ ایسے شخص کی کسی ایسے دوست یا رشتہ دار کے ذریعہ کوشش کی جائے جس کی بات وہ مانتا ہو یا جس کا اس پر اثر ہو۔

ب۔ ان کی بیویوں کے ذریعہ چندہ کی وصولی کی سعی کی جائے۔

ج۔ جماعت کے ذی اثر احباب بطور وفد ان کے پاس جائیں۔ اور انہیں مناسب تلقین کریں۔

(۲) اگر پھر بھی کامیابی نہ ہو تو پھر بصورت شہری جماعت کا شخص ہونے کے اگر کسی کے ذمہ تین ماہ کا بقایا ہو گیا ہو، اور بصورت دیہاتی جماعت کا شخص ہونے کے اگر اس کے ذمہ دو فصلوں کا بقایا ہو گیا ہو۔ اس کا معاملہ مقامی مجلس عاملہ میں پیش ہو کر بمطابق فیصلہ مجلس عاملہ اس کے متعلق اصلاحی طریق اختیار کیا جائے۔

(۳) اگر مقامی جماعت کی اصلاحی کوششوں کے باوجود مقامی جماعت کے نزدیک بقایا دار یا نادہند سے وصولی ممکن نہ ہو تو اس جماعت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو ادائیگی چندہ کے لئے تحریری طور پر ایک ماہ کا نوٹس دے۔ اور ساتھ نظارت بیت المال کو اس کے متعلق جملہ کوائف کے ساتھ اطلاع بھجوائے تا اگر نظارت بیت المال ایسے شخص کی اصلاح کے لئے براہِ راست یا بتوسط جماعت کوئی مزید کارروائی کرنی مناسب سمجھے تو کر سکے۔

(۴) اگر مقامی جماعت کے نوٹس اور مرکز کی طرف سے اصلاحی کوشش کے باوجود اصلاح کی کوئی صورت پیدا نہ ہو تو مقامی جماعت کی طرف سے بتوسط نظارت بیت المال ایسے شخص کا معاملہ تفصیلی کوائف کے ساتھ نظارت امور عامہ میں اخراج از جماعت کے لئے بھجوا دیا جائے۔

نوٹ: — یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اخراج

(باقی دیکھیں کالم نمبر ۴ صفحہ ہذا)

از جماعت کی رپورٹ مقامی جماعت کی مرضی پر منحصر نہیں ہے بلکہ یہ اس کا فرض ہے کہ ایسے نادہند یا بقایا دار کے متعلق اصلاح کی مندرجہ بالا ضروری کوشش کے بعد اس کے اخراج کا معاملہ جلد مرکز میں بھجوائے۔

(۲) جماعت کی طرف سے بقایا داران کے متعلق باضابطہ کارروائی نہ کئے جانے کی صورت میں بقایا کو پورا کرنے کی ذمہ داری عہدیداروں پر ہوگی یا مقامی جماعت پر۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

چندہ وقفِ جدید کی وصولی کیلئے اپنی جدوجہد کو
تیز سے تیز تر کر دیں!

وقفِ جدید کا مالی سال صلح (جنوری) سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن گذشتہ پانچ ماہ کی نسبت وصولی کی کمی کی طرف جا رہی ہے۔ اور تدریجی بجٹ سے وصولی بہت ہی کم ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کے لئے اپنی جدّ وجہد کو تیز کر دیں۔ جماعتوں کے اُمراء اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ چندہ وقفِ جدید کے حسابات کا جائزہ لے کر اس کمی کو پُورا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

علاوہ ازیں آپ اس امر کو بھی ہمیشہ ملحوظ رکھیں کہ جو جماعتیں چندہ وقفِ جدید سو فیصدی وقت سے پہلے ادا کر دیتی ہیں، ان کی اسم وار فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں بغرضِ دُعا پیش کر دی جاتی ہے۔

وعدہ جات کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"قربانی کا اصل وقت وعدے کے بعد پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں اگر تم اس وقت وعدہ پورا کر لیتے ہو تو اب چھاتی تان کر پھرتے کہ ہم نے تبلیغ کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ہم ادا کر چکے ہیں"

پس حضور رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی جماعت کے ذمہ بقایا چندہ سو فیصدی وصولی کی طرف توجہ اور کوشش کرکے شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا۔ اور یہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پیٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہوسکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶۔ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16- Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ "Autocentre" فون نمبرز 23 — 1652, 23 — 5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام، دفاتر۔ پولیس۔ ریلوے۔ ویلڈنگ شاپس۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجنیئرنگ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہوسکتی ہیں!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

آفس و فیکٹری: ۱۰۔ ریھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۴-۳۲۷۲

شو روم: ۳/۱ لور چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۴۴-۴۰۱

تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "Globe Export"